دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن مفتی محمد فاروق العطاری المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی
کے حالاتِ زندگی پر مشتمل تالیف

مفتیٔ دعوتِ اسلامی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

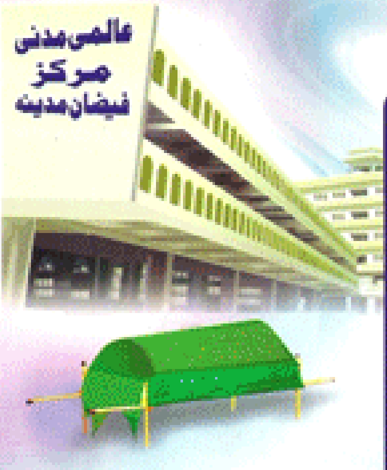

اس کتاب میں آپ پڑھیں گے

- دعوتِ اسلامی سے کس طرح متأثر ہوئے؟
- امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی آپ سے محبت
- نگرانِ شوریٰ کے تحریری تأثرات
- مفتیٔ دعوتِ اسلامی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی انفرادی کوششیں
- مفتیٔ دعوتِ اسلامی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی مدنی قافلوں اور مدنی انعامات سے محبت
- زبانی تبلیغ
- مفتیٔ دعوتِ اسلامی علیہ رحمۃ اللہ الغنی بطور علاقائی نگران
- مفتیٔ دعوتِ اسلامی علیہ رحمۃ اللہ الغنی بحیثیت رکنِ شوریٰ
- جنازہ، غسل پر کرامات اور تدفین کے حالات
- ایصالِ ثواب کی تفصیل مع مدنی بہاریں

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

شعبہ اصلاحی کتب

مکتبۃ المدینہ
فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی، پاکستان فون: 4921389-90-91
شہید مسجد کھارادر باب المدینہ کراچی، پاکستان فون: 2314045-2203311 فیکس 2201479
Email: maktaba@dawateislami.net/ www.dawateislami.net/ www.dawateislami.org

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

تاریخ: ۲۴ ربیع الغوث ۱۴۲۷ھ حوالہ: ۱۳۱

تصدیق نامہ

الحمدللّٰہ رب العٰلمین والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

مفتیٔ دعوتِ اسلامی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔

مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے۔

البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذِمّہ مجلس پر نہیں۔

مجلس

تفتیشِ کتب و رسائل

22 - 05 - 2006

المدینۃ العلمیہ

از۔ بانیٔ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت، حضرتِ علّامہ
مولانا ابوبلال محمّد الیاس عطّار قادری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

الحمدللّٰہ علیٰ اِحْسانِہٖ و بِفَضْلِ رسُولِہٖ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دُنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے۔ ان تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس المدینۃ العلمیہ بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالیٰ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اُٹھالیا ہے۔ اس کے مُندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۲) شعبۂ درسی کتب (۳) شعبۂ اِصلاحی کتب (٤) شعبۂ تفتیشِ کتب
(۵) شعبۂ تراجمِ کتب (٦) شعبۂ تخریج

المدینۃ العلمیہ کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین و ملّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرتِ علامہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوُسعٰی سَہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعت مدَنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دِلائیں۔

اللہ عزَّوجلَّ دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشُمول المدینۃ العلمیہ کو دِن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرماکر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم

رَمضان المبارَک ۱٤۲۵ھ

پیش لفظ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً صالحین کے واقعات وحالات میں اہلِ نظر کے لئے عبرت وبصیرت کا کثیر سامان ہوتا ہے۔ان کے ذِکر سے دِلوں کو روشنی، روحوں کو تازگی اور فکر ونظر کو بالیدگی ملتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے جہاں اَسرار واَحکام اور شرائع وقوانین کی عقدہ کشائی کی ہے، وہیں انبیائے سابقین علیہم السلام اور گزشتہ اَقوام کے حالات وواقعات بھی بڑی اثر انگیزی اور فیاضی کے ساتھ بیان کئے ہیں اور ہمارے لیے انہیں سامان عبرت وبصیرت قرار دیا ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِأُولِي الْأَلْبَابِ

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک ان کے واقعات میں اہل عقل کے لئے عبرت ہے۔

(پ۱۳، یوسف: ۱۱۱)

بلاشبہ حیاتِ صالحین کا لمحہ لمحہ اپنے اندر بے پناہ کشش رکھتا ہے۔ان کی زِندگی کا قابلِ تقلید پہلو یہ ہے کہ آخرت کی رعنائیاں، جنت کی بہاریں، عقبیٰ کی مسرتیں اور حسن حقیقی کے دیدار کی لذتیں ان کے قلب ونگاہ میں بسی ہوئی ہوتی ہیں۔اس لئے یہ اپنے خالقِ حقیقی عزوجل کی رضا کی جستجو میں لگے رہتے ہیں اور دُنیا میں ایک مسافر کی سی زندگی بسر کرتے ہوئے جہانِ آخرت کو اپنے پیشِ نظر رکھتے ہیں۔اس جہانِ باقی کی آبادکاری کے لئے وہ اسی طرح منہمک نظر آتے ہیں جیسے کوئی ظاہر شناس انسان اس دنیائے فانی کی آبادکاری کے لئے ہر لحہ بے قرار دکھائی دیتا ہے اور جس طرح اسے خوف ہوتا ہے کہ اگر میں نے ذرا بھی غفلت کی تو اپنے ہمسروں سے بہت پیچھے ہوجاؤں گا، تھوڑی سی چُوک ہوئی تو میرا متوقع نفع خسارے میں تبدیل ہوجائے گا۔اسی طرح ان نفوس قدسیہ کو یہ خوف لاحق ہوتا ہے کہ اگر وہ دنیاوی لذّات اور آسائشوں میں کھو گئے تو ابدی زندگی ویران ہوسکتی ہے۔وہ ابدی زندگی جو کبھی ختم ہونے والی نہیں، ساٹھ یا ستّر سالہ دنیاوی زندگی کی رعنائیوں، لذتوں اور آسائشوں میں پھنس کر اس حیاتِ دائمی کو بے رونق و بے کیف بنانا یقیناً بے عقلی اور جنون ہے۔فکرِ آخرت انہیں ایسا بے تاب صفت بنادیتی ہے کہ انہیں نہ تو یہاں کے عالیشان محلات بھاتے ہیں اور نہ سیم وزر کی کھنک انہیں فریفتہ کرتی ہے۔دراصل ان کی نگاہیں تو اپنے خالق ومالک کی رضا پر جمی ہوتی ہیں اور وہ اِن تمام اشیاء سے زیادہ پُرشکوہ اور پرکیف جنّتی نعمتوں کے متمنی ہوتے ہیں۔یہی وہ ہستیاں ہیں جن کا ذکر بھی باعثِ نزولِ رحمت ہے۔جیسا کہ حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں،

عِنْدَ ذِكْرِ الصَّالِحِيْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَةُ یعنی نیک لوگوں کے ذکر کے وَقت رحمت نازِل ہوتی ہے۔

(حلیۃ الاولیاء، رقم ۱۰۷۵۰، ج۷، ص۳۳۵، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ یہ اعلیٰ و پاکیزہ طرزِ زندگی انہیں نفوسِ قدسیہ کا حصہ ہے ہم جیسے بے مایوں کیلئے ان کے نقشِ قدم پر چلنا ناممکن نہیں تو بے حد دشوار ضرور ہے۔ لیکن اگر ہم ان پاکیزہ ہستیوں کے نقشِ قدم نہیں چل سکتے تو اپنی نیتوں اور اپنے معاملات کی دنیا تو سنوار سکتے ہیں، مولائے حقیقی کی ناراضی مول لے کر اپنے نفس کی خوشنودی کے سودوں سے تو باز رہ سکتے ہیں، حلال و حرام کی تمیز، آخرت کے نفع و نقصان اور اپنے ربِّ قدیر کے غضب و رضا کا خیال تو رکھ سکتے ہیں۔

ان تمام باتوں کے پیشِ نظر کچھ عرصہ قبل اچانک انتقال کر جانے والے ایک صالح و متقی عالمِ دین اور تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن الحافظ القاری المفتی محمد فاروق العطاری المدنی علیہ رحمۃ الغنی کے مختصر حالاتِ زندگی بنام **مفتیٔ دعوتِ اسلامی علیہ رحمۃ الغنی** پیش کئے جا رہے ہیں۔ مفتی محمد فاروق عطاری علیہ رحمۃ اللہ الباری دینِ اسلام کے مخلص اور پُر جوش مبلغ تھے۔ **مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے** کے مقدّس جذبے کے تحت آپ نے راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں ہند، دبئی اور پاکستان کے تمام صوبوں پنجاب، سرحد، بلوچستان، سندھ اور کشمیر کا سفر بھی کیا۔ زُہد و ورع اور تقویٰ و پرہیزگاری میں اپنی مثال آپ تھے اور اس حدیثِ پاک کے مصداق تھے،

کُن فی الدّنیا کانّک غریب یعنی دنیا میں اس طرح رہو کہ گویا تم مسافر ہو۔

(صحیح البخاری، الحدیث ۶۴۱۶، ج۴ ص۲۲۳، دارالکتب العلمیة بیروت)

مفتیٔ دعوتِ اسلامی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے بارے میں مزید تفصیلات جاننے کیلئے کتاب کا مطالعہ جاری رکھئے۔ اس کتاب کو دعوتِ اسلامی کی مجلس المدینۃُ العلمیۃ کے شعبۂ اِصلاحی کتب کے ذِمّہ داران نے مرتب کیا ہے۔ اس کتاب کو نہ صِرف خود پڑھئے بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو اس کے مطالعہ کی ترغیب دے کر ثوابِ جاریہ کے مستحق بنئے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہمیں اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنے کے لئے مدنی اِنعامات پر عمل اور مدنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس المدینۃ العلمیۃ کو دِن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہِ النّبیّ الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

شعبہ اصلاحی کُتب

مجلسِ المدینۃ العلمیۃ

﴿ دعوتِ اسلامی ﴾

مفتیٔ دعوتِ اسلامی کے پندرہ حروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی 15 نیّتیں

از۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطاؔر قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِنْ عَمَلِہٖ 'یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔'

(المعجم کبیر للطبرانی، الحدیث ۵۹۴۲ ج۶ ص ۱۸۵)

دو مدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔ (۲) جتنی اچھی نیتیں زِیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

۱۔ رِضائے الٰہی عزوجل کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا۔

۲۔ حتَّی الوسع اِس کا باوُضو اور

۳۔ قبلہ رو مطالعہ کروں گا۔

۴۔ قرآنی آیات اور

۵۔ احادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں گا۔

۶۔ جہاں جہاں 'اللہ' کا نام پاک آئے گا وہاں عزّوجل اور

۷۔ جہاں جہاں 'سرکار' کا اسمِ مبارک آئے گا وہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھوں گا

۸۔ مفتیٔ دعوتِ اسلامی حاجی محمد فاروق العطاری المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کروں گا۔

۹۔ اس رِوایت عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ یعنی نیک لوگوں کے ذکر کے وَقت رحمت نازِل ہوتی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، رقم ۱۰۷۵۰، ج۷، ص۳۳۵، دارالکتب العلمیۃ بیروت) پر عمل کرتے ہوئے اس کتاب میں دیئے گئے واقعات دوسروں کو سنا کر ذکرِ صالحین کی برکتیں لوٹوں گا۔

۱۰۔ (اپنے ذاتی نسخے پر) عندالضرورت خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا۔

۱۱۔ (اپنے ذاتی نسخے کے) یادداشت والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا۔

۱۲۔ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دِلاؤں گا۔

۱۳۔ اس حدیثِ پاک تَھَادُوْا تَحَابُّوا 'یعنی ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔' (مؤطا امام مالک، ج۲، ص۴۰۷، رقم: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (کم از کم ۱۲ عدد یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔

۱۴۔ اس کتاب کے مُطالعہ کا ثواب ساری اُمّت کو ایصال کروں گا۔

۱۵۔ کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو مطلع کروں گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

دُرود شریف کی فضیلت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضوی دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے ضیائے دُرود وسلام میں فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نقل فرماتے ہیں کہ 'اللہ عزّ وجل کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مُصافحہ کریں اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دُرودِ پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔' (مسند ابی یعلی، رقم الحدیث ۲۹۰۱، ج۳، ص۹۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

ولادت اور ابتدائی تعلیم

مفتیٔ دعوتِ اسلامی الحافظ القاری محمد فاروق العطاری المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی وِلادت 26 اگست 1976ء ماہِ رجبُ المرجَّب میں لاڑکانہ (جس کا نام امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضوی دامت برکاتہم العالیہ نے آپ کی وفات کے بعد 'فاروق نگر' رکھ دیا ہے) میں ہوئی۔ اسکول سے واپَسی پر والدہ کو قرآنِ پاک سنایا کرتے تھے۔ ابتدائی تعلیم وحفظ دارالعلوم احسن البرکات (حیدرآباد سندھ) سے کیا۔ فاروق نگر (لاڑکانہ) سے حیدرآباد اور پھر 1989ء میں بابُ المدینہ (کراچی) منتقل ہوگئے۔

دعوتِ اسلامی سے کس طرح متاثر ہوئے

مفتیٔ دعوتِ اسلامی حاجی محمد فاروق العطاری المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی نے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستگی کے بارے میں خود کچھ اس طرح سے بتایا تھا کہ میں نے جب پہلی مرتبہ سنّتوں بھرے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی تو وہاں کی جانے والی اختتامی رقّت انگیز دُعا سن کر بہت متاثر ہوا، بس اس دعا کا انداز پسند آگیا۔ اس کے بعد دعوتِ اسلامی کی منزلیں طے ہوتی چلی گئیں۔ الحمدللہ عزّ وجل

عہد طالب علمی کا کردار

بابُ المدینہ کراچی میں دعوتِ اسلامی کے جامعۃُ المدینہ میں 1995ء میں داخلہ لیا۔ آپ اپنی عادات واطوار میں دیگر طلبہ سے ممتاز حیثیت کے حامِل تھے۔ آپ کے ساتھ پڑھنے والے مدنی علماء کا بیان ہے کہ 'دَورانِ طالب العلمی جب پڑھائی کے درمیانی وقفہ میں ہم لوگ چائے پینے کے لئے ہوٹل میں چلے جاتے تو یہ اس وقفہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قرآن مجید کی تلاوت شروع کر دیتے۔ ایک دفعہ اِستفسار پر فرمایا: الحمدللہ عزوجل! میں روزانہ ایک منزِل کی تلاوت کرتا ہوں (قرآنِ پاک کی سات منزلیں ہیں اس طرح آپ سات دِن میں قرآن مجید ختم کرلیا کرتے تھے) زبان کا قفلِ مدینہ بہت مضبوط تھا، خود گفتگو شروع کرنے کے بجائے اکثر سامنے والے کے آغازِ کلام کے مُنتظر رہتے تھے۔ کبھی قہقہہ لگاتے نہیں دیکھا گیا، البتہ ان کے لبوں پر مسکراہٹ ضرور دیکھی جاتی۔ الحمدللہ عزوجل! یہ حافظِ قرآن بھی تھے اور ان کا حفظ اتنا مضبوط تھا کہ تمام اساتذہ دَورانِ سبق آیت آجانے پر انہیں سے اس کے بارے میں پوچھا کرتے تھے، ہماری نظر سے ایسا مضبوط حافظے والا حافظ کبھی نہیں گزرا۔ کبھی اساتِذہ سے غیر ضروری سوالات نہیں کیے، جب کبھی سوال کیا تو ہر ایک اس سوال میں دلچسپی لیتا تھا اور اس سوال کو اہم ترین قرار دیتا تھا۔ ہم درجہ اسلامی بھائیوں سے کسی مسئلے پر اختلافِ رائے ہونے کی صورت میں اپنے مؤقف کو پُر اعتماد طریقے سے بیان ضرور کرتے تھے لیکن کسی کی تَحقِیر یا تَجہِیل ہرگز نہیں فرماتے تھے۔ دورانِ طالبُ العلمی جب پیریڈ خالی ہوتا قرآن مجید کی تلاوت شروع فرمادیتے ان کے ہم درجہ اسلامی بھائیوں نے ان سے متاثر ہوکر ان سے تجوید وقراءت کے اصولوں کے مطابق قرآن پاک پڑھنا شروع کردیا کیونکہ یہ حافظِ قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے قاری بھی تھے۔ انہیں میں سے ایک اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ میں پڑھنے کے ساتھ ساتھ شام کے وقت تدریس بھی کرتا تھا۔ جب کبھی میں نے ان سے کسی سبق کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے کبھی بیزاری کا اظہار نہیں کیا بلکہ بہت شوق اور لگن سے میرے سُوالات کے جوابات دیئے۔ ان کے کردار کی بلندی کی بناء پر ہمارا ان کے بارے میں یہی حسنِ ظن ہے کہ یہ اللہ عزوجل کے ولی تھے۔' (انتہیٰ)

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

تقریباً چار ہزار فتویٰ لکھے

مفتیٔ دعوتِ اسلامی حافظ محمد فاروق العطاری المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی نے فتویٰ نویسی کی تربیت جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر (بابُ الاسلام سندھ) سے لی اور ۱۵ شعبان ۱۴۲۱ھ بمطابق 13 نومبر 2001ء کو پہلا فتویٰ لکھا۔ پہلے پہل تقریباً ایک سال دارُالافتاء اہلسنّت 'جامع مسجد کنزالایمان' بابری چوک (گرومندر) بابُ المدینہ (کراچی) میں رہے اور تقریباً 500 فتاویٰ لکھے۔ اس کے بعد تقریباً تین سال دارالافتاء نورالعرفان 'جامع مسجد سیّد معصوم شاہ بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری' نزد پولیس چوکی، کھارادر، باب المدینہ (کراچی)

میں رہے اور تقریباً 2000 فتاویٰ لکھے۔ پھر تقریباً گیارہ ماہ، مکتبِ مجلسِ افتاء (عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ) میں رہے، یہاں آپ کے فتاویٰ کے تعداد 1500 ہے۔ اس طرح آپ کے فتاویٰ کی تعداد تقریباً 4000 ہے۔ اس کے علاوہ تفسیرِ جلالین کا تقریباً 1200 صفحات پر مشتمل عربی حاشیہ بھی لکھا اور تفسیرِ قرآن 'صراطُ الجنان' کے چھ پاروں پر بھی مکمل کام کر چکے تھے۔

سفرِ مدینہ کی سعادت

7 فروری 2002ء میں اپنے مرشدِ کامل شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے ہمراہ حج و زیارتِ مدینۂ منوّرہ کی سعادت سے مُشرّف ہوئے۔ جب ارکانِ حج ادا کرنے کے بعد مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کی سُہانی گھڑیاں آئیں تو آپ کے مرشدِ کامل نے جب گنبدِ خضریٰ کی زیارت کرانے کیلئے آپ کے جھکے ہوئے سر کو اوپر اُٹھایا تو آپ نے اپنے مرشدِ کامل مَدّ ظِلُّہُ العَالِی کی آنکھوں کی طرف دیکھنا شروع کردیا، یوں گویا آپ کے مرشدِ کامل گنبدِ خضریٰ کو دیکھ رہے تھے اور مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان کی آنکھوں میں گنبدِ خضریٰ کے نظارے کر رہے تھے۔

مرشد کی آنکھوں سے روضے کو میں دیکھوں　　　اور گنبدِ خضرا کے جلوے کو میں دیکھوں

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

مرکزی مجلسِ شوریٰ میں شمولیت

مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ 2000ء میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن بنے اور تادمِ حیات مجلسِ شوریٰ میں شامل رہے، اس کے ساتھ ساتھ آپ دعوتِ اسلامی کی مجلس تحقیقاتِ شرعیّہ، مجلس اِفتاء، مجلسِ جامعات المدینہ، مجلس اِجارہ، مجلس مَدَنی مذاکرہ کے نگران اور مجلس مالیات، مجلس برائے الیکٹرانک میڈیا، مجلس مکتبۃ المدینہ، پاکستان انتظامی کابینہ، باب المدینہ مشاورت کے رکن اور تخصص فی الفقہ (مفتی کورس) کے استاذ بھی تھے۔

نگرانِ شوریٰ کے تحریری تأثرات

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے انتقال کے بعد نگرانِ شوریٰ مدظلہ العالی نے یہ تحریری بیان دیا کہ 'جس دِن سے مرحوم نے رُکنِ شوریٰ کی حیثیت سے مدنی مشورہ میں شرکت فرمائی ہر دلعزیز اور محترم بن گئے۔ آپ مدنی مشوروں میں وقت کی پابندی فرماتے۔ میں اپنا حال کیا بتاؤں کہ بطورِ نگران مشہور تو میں ہی رہا مگر دراصل مفتی صاحب ہی نگرانی فرماتے رہے، آہ! اب ہم اپنے

مشوروں میں (شرعی راہنمائی کے لئے) ہاتھوں ہاتھ کس کی طرف رجوع کریں گے کہ اراکینِ شوریٰ گھنٹوں کسی اہم معاملے پر بحث کرتے اور جب کسی نکتے کو طے کرنے کی پوزیشن میں آتے تو مفتی صاحب کی طرف رجوع کرتے ان کی 'ہاں' پر ہمارا فیصلہ موقوف ہوتا اور جب کسی نکتہ پر اختلافِ رائے فرماتے تو عقلی ونقلی دلائل سے قائل کرتے اور کبھی خود قائل ہوجاتے۔'

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

تحصیل مشاورت کے نگران کے تأثرات

مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تنظیمی کارکردگی بھی مثالی تھی۔ ان کی مدنی تحصیل گلشنِ عطار کی مُشاورت کے نگران کا بیان ہے کہ 'مفتی محمد فاروق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن دِنوں علاقائی نگران تھے ان کی کارکردگی تنظیمی کاموں میں بھی باقی سب نگران اسلامی بھائیوں سے بہتر تھی۔ ان کا کارکردگی فارم بِن مانگے سب سے پہلے مل جاتا تھا۔'

مفتیٔ دعوت اسلامی کی انفرادی کوشش

آپ پہلے پہل کنزالایمان مسجد کے قریبی علاقے پٹیل پاڑا میں رہائش پذیر رہے۔ اِن کے علاقے (اعجاز کالونی، لسبیلہ چوک) کے اسلامی بھائیوں کا بیان ہے کہ ☆ مفتیٔ دعوتِ اسلامی حاجی محمد فاروق عطاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کی انفرادی کوشش سے کئی اسلامی بھائی نمازی بنے، اپنے چہرے پر داڑھیاں سجالیں اور مدنی ماحول سے وابَستہ ہوگئے ☆ یہ بلا ناغہ صدائے مدینہ لگایا کرتے تھے اور اپنی رہائش گاہ واقع پٹیل پاڑا سے بلال مسجد یا غوثیہ مسجد (لسبیلہ چوک) تک صدائے مدینہ لگاتے ہوئے آیا کرتے تھے ☆ علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت فرماتے ☆ مدرسۃُ المدینہ برائے بالغان پڑھاتے تھے ☆ ایک مرتبہ ہمارے سامنے اندرونِ سندھ سے آنے والے 50 سے 60 کفار، اِن کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے ☆ ان کی ترغیب سے متعدَّد اسلامی بھائیوں نے اپنے بچوں کو حافظِ قرآن بنایا ☆ اس علاقے میں بعض نوجوان زَبان کی تیزی کی وجہ سے کفرِیّہ کلِمات بھی بول جاتے تھے، آپ نے ان پر انفرادی کوشش کی اور تجدیدِ ایمان کے بارے میں ان کا ذِہن بنایا تو وہ تائب ہوگئے اور زبان کی احتیاط کرنے والے بن گئے ☆ جتنا عرصہ ہمارے علاقے میں رہے، کبھی اپنی ذات کے لئے کسی سے سُوال نہیں کیا ☆ ہم نے انہیں کبھی فضول گفتگو کرتے نہیں دیکھا ☆ بہت مِلنَسار تھے ☆ کبھی مُتَکَبِّرانہ انداز میں گفتگو کرتے نہیں دیکھا نہ درسِ نظامی سے پہلے نہ بعد میں ☆ ایثار کا جذبہ اتنا تھا کہ ایک مرتبہ سنّتوں بھرے بین الاقوامی اجتماع میں تمام سلامی بھائیوں کو شامیانے کے اندر دَریوں پر سُلایا، صبح جب اسلامی بھائی بیدار ہوئے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ فاروق بھائی شامیانے سے باہر کُھلے آسمان تلے زمین ہی پر سوئے ہوئے ہیں اور ان کے کپڑوں پر مٹی لگی ہوئی ہے ☆ ایک مرتبہ ہم نے ان کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کیا۔ دسمبر کی شدید سرد رات میں ہم نے دیکھا کہ رات تین بجے کے لگ بھگ فاروق بھائی غسل کرکے آرہے ہیں، اس پر اسلامی بھائی

فکرمند ہوگئے کہ کہیں ان کو سردی نہ لگ جائے اور اِشاروں کنایوں میں غسل کا مقصد پوچھا تو کچھ اس طرح سے فرمایا: مجھے غسل کی کوئی شرعی حاجت نہ تھی، یہ نفس تنگ کرتا رہتا ہے اس لئے ٹھنڈے پانی سے غسل کیا ہے ☆ ہمارا حسنِ ظن ہے کہ اگر یہ مزید کچھ عرصہ ہمارے علاقے میں رہ جاتے تو وہاں عماموں کی مزید بہاریں آجاتی۔

مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مدظلہ العالی کا تحریری بیان ہے کہ

’ان کے ساتھ سفرِ ہند اِنتہائی یادگار سفر رہا۔ان کی موجودگی جہاں شرعی رہنمائی کا باعث تھی وہیں مدنی انعامات پر اُبھارنے والی بھی تھی۔اس دَوران قرآنِ پاک کی کثرت سے تلاوت اور تہجد میں اُٹھنے کا معمول رہا اور صدائے مدینہ کا ایسا معمول دیکھا جس کی مثال پیش کرنا مشکل ہے۔ جہاں کسی تنظیمی اور شرعی رَہنمائی کی حاجت ہوتی تو فوراً حل ارشاد فرمادیتے، دَورانِ سفر آنکھوں کا قفلِ مدینہ ایسا مثالی تھا کہ ان کی نگاہوں کو اکثر جھکا ہوا ہی دیکھا گیا۔‘

گلشنِ اقبال کے ذمّہ دار کے تأثرات

آپ کے علاقے گلشن اقبال (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، ’جن دِنوں میری کچھ تنظیمی ذِمّہ داریاں بڑھائی گئی تھیں تو ان دنوں حاجی فاروق بھائی میری حوصلہ افزائی کیلئے میرے ساتھ ساتھ مختلف ذَیلی حلقوں میں نمازِ فجر ادا کرتے اور ہم مل جُل کر نئے نئے اسلامی بھائیوں سے ملتے اور اِنفرادی کوشش کرتے۔

رمضانُ المبارَک میں مُعتکِفین کے ساتھ وقت گزارنے کا سلسلہ تھا۔اس میں مفتیِ دعوتِ اسلامی مختلف ذَیلی حلقوں کی جُدا جُدا مسجدوں کیلئے وقت دیا کرتے اور وہاں تشریف لیجا کر سنّتوں بھرے بیانات فرماتے اور ذکر و دُعا کرواتے۔ معتکفین اور وہاں کے اسلامی بھائیوں کی یہ خواہش ہوتی کہ آج رات فاروق بھائی ہمارے حلقے میں آئیں۔ہمارے علاقے میں انفرادی کوشش کے لئے جتنا مفتی فاروق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیدل چلے ہیں شاید ہی کوئی اُتنا چلا ہو۔جن دنوں آپ کے پاس موٹر سائیکل نہیں تھی اور آپ علاقائی نگران ہوا کرتے تھے تو آپ پیدل ہی آمد و رفت کرتے اور موٹر سائیکل والوں کے مقابلے میں پورے وقت پر آجایا کرتے۔واقعی! آپ کا مدنی کام کرنے کا انداز انتہائی قابلِ رشک تھا۔‘

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفرت ہو۔

عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر

مفتیِ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کوراہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے مدنی قافلوں سے بڑی محبت تھی چنانچہ اس کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔

محرم الحرام ۱۴۲۷ھ کے مقدّس ماہ میں پاکستان کے تقریباً تمام جامعات میں تشریف لے گئے اور واپسی پر بابُ الاسلام (سندھ، صوبائی مشاورت) کے نگران (جورُکنِ شوریٰ میں بھی ہیں ان) کو فون کیا کہ میں فُلاں دِن آرہا ہوں میرا مدنی قافِلہ نہ رہ جائے لہٰذا مدنی قافلہ اگر مجھے تیار مل جائے تو میں اس میں سفر کرسکوں گا۔

آپ کے گھر کے قریب رہائش پذیر اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ آپ مدنی قافلوں میں سفر کے شروع سے عادی تھے۔ بہت پہلے کی بات ہے کہ ایک مرتبہ مَدَنی قافلہ تیار نہ ہوسکا کیونکہ مقرّرہ وقت پر اسلامی بھائی نہ پہنچ پائے تو مفتی فاروق مدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی مجھے تنہا ہی لیکر مدنی قافلے میں سفر کرنے کیلئے تیار ہوگئے اور ہم دونوں اسلامی بھائی قافلے کے لئے روانہ ہوگئے۔

گلشن اقبال بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک ذِمّہ دار اسلامی بھائی کا تحریری بیان کچھ اس طرح سے ہے کہ 'میرا مشاہدہ ہے کہ مفتی فاروق رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ طالب علمی کے دَور میں بھی ہر ماہ مدنی قافلے میں سفر کیا کرتے تھے حالانکہ اس دور میں ہر دوسرے ماہ مدنی قافلے میں سفر کرنے کی ترکیب ہوا کرتی تھی۔

الحمدللہ عزوجل! مجھے بھی ان کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی سعادت ملی۔ یہ مدنی قافلے کے جدْوَل پر بہت پابندی سے عمل کیا کرتے تھے۔ یہ اپنے عمل سے دوسروں کو عمل کی ترغیب دیتے تھے چنانچہ جب یہ خود جدول پر عمل کرتے تھے دیگر شرکائے قافلہ بھی جدول پر خوش دلی سے عمل کیا کرتے تھے۔ یہ شرکائے قافلہ کی خود خدمت بھی کرتے اور تربیت بھی کیا کرتے تھے۔

اس دوران جب بھی بازار سے روٹی، چینی یا کوئی اور سامان منگواتے اور کسی نہ کسی بابَرکت نسبت سے منگواتے، مثلاً غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی نسبت سے گیارہ روٹیاں، چاریار رضی اللہ تعالٰی عنہم کی نسبت سے چار پلیٹیں۔ وعلیٰ ھذا القیاس

الحمدللہ عزوجل! جب بھی مدنی قافلے میں سفر کرتے تو قافلے کا وقت خود بھی پورا کرتے اور دیگر شرکاء سے بھی کروایا کرتے تھے اور اس طرح ذہن بنایا کرتے تھے کہ ڈاکٹرز کی دی ہوئی دوائی کا کورس اگر پورا نہ کریں تو فائدہ نہیں ہوتا۔

ایک مرتبہ ان کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے بین الاقوامی اجتماع سے 30 دِن کے لئے مدنی قافلے میں سفر کرنا نصیب ہوا۔ اجتماع کے اختتام پر شدید بارش ہوئی اور ہر طرف کیچڑ نظر آرہی تھی۔ اتفاق دیکھئے کہ مدنی قافلے کے دیگر شرکاء سے ہماری ملاقات نہ ہوپائی۔ انہوں نے مجھے ساتھ لیا اور چلنا شروع کردیا۔ میں پریشان تھا کہ دیگر شرکائے قافلہ سے ہماری ملاقات کیونکر ہو پائے گی۔ اس لئے میں نے گمان کیا کہ شاید ہم سفر نہ کرپائیں مگر مفتی فاروق رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرمانے لگے کہ اپنا تو ذِہن

بنتا ہے کہ ایک دفعہ 30 دن کے سفر کے اِرادے سے نکل آئے تو اگر تیس دن ایک ہی مسجد میں بھی گزارنے پڑیں تو گزارلوں گا مگر تیس دِن سے پہلے گھر نہیں جاؤں گا۔ بہرحال پھر قافلے والے مل گئے اور یوں ہم مدنی قافلے میں سفر کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

گلشن اقبال باب المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ 'مفتی محمد فاروق عطاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدنی قافلوں سے قولاً وعملاً بہت پیار کیا کرتے تھے۔ آپ ہرایک کو ہر بات میں مدنی قافلے کی دعوت دیا کرتے تھے۔ اگر ان سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو مسئلہ بیان فرما کر کہتے کہ مزید معلومات کا جذبہ بڑھانے کیلئے مدنی قافلے میں سفر کیجئے۔ پرانے سب اسلامی بھائیوں کو مدنی قافلے کی دعوت دیا کرتے تھے۔ مدنی مشوروں میں بھی اکثر یہ شعر سنایا کرتے۔

فنا اتنا تو ہوجاؤں میں قافلے کی تیاری میں　　　جو مجھ کو دیکھ لے وہ قافلے کے لئے تیار ہوجائے

گلشنِ اقبال باب المدینہ (کراچی) ہی کے ایک ذِمّہ دار اسلامی بھائی کا بیان ہے 'بابُ المدینہ کے اکثر اسلامی بھائیوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ۱۲ ربیع النور شریف بابُ المدینہ (کراچی) میں ہی گزرایں۔ مگر مفتی محمد فاروق عطاری علیہ رحمۃ اللہ الباری اس دِن بھی مدنی قافلے کی ترکیب بنایا کرتے۔ ایک مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ خود رات ہی کو مدنی قافلے میں شہداد پور (بابُ الاسلام سندھ) چلے گئے اور وہاں جا کر شبِ ولادتِ مبارکہ کے اجتماعِ میلاد میں شرکت کی اور ہمیں جلوس والے دِن صبح بعدِ فجر آنے کا کہا۔ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ باب المدینہ (کراچی) میں ہونے والے اجتماعِ میلاد میں ساری رات گزار کر بعدِ فجر مدنی قافلے میں سفر کیا اور شہداد پور میں دیگر شرکائے مدنی قافلہ کے ساتھ مدنی جلوس میں شرکت کروائی۔ پھر اس مدنی قافلے میں شرکاء کو عیدی میں دیدارِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مانگنے کا ذِہن دیتے اور یہی ذِہن عید الفطر کی چاندرات یا عید کے دِن سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلے میں دیا کرتے۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔

مدنی انعامات کے عامل

مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ 'مدنی انعامات' پر بھی پابندی سے عمل کیا کرتے تھے۔ ان کے گھر والوں کا بیان ہے کہ جب کبھی رات کو کسی کام سے ان کے کمرے میں جانا ہوا تو اکثر دیکھا جاتا کہ ان کے پاس مدنی انعام کا کارڈ ہوتا اور یہ اس پر نشان لگا رہے ہوتے۔

بابُ المدینہ (کراچی) کی مجلسِ مدنی انعامات کے ذِمّہ داران کا بیان ہے کہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا معمول تھا کہ ہر ماہ پابندی سے سب سے پہلے مدنی انعامات کا کارڈ جمع کرواتے۔

ہر دم مدنی کام کے لئے تیار

گلشنِ اقبال باب المدینہ (کراچی) کے ایک ذِمّہ دار اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں نے مفتی محمد فارق عطاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ہروقت مدنی کام کیلئے تیار پایا۔کوئی بیان کے لئے کہتا تو فرماتے: میں حاضر ہوں،کوئی جمعہ پڑھانے کیلئے کہتا تو جواب دیتے: میں حاضر ہوں،کبھی یہ نہیں کہا کہ مجھے پڑھنا ہوتا ہے،مطالعہ کرنا ہے،امتحانات ہورہے ہیں،لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان کی پڑھائی کا معیار بھی بہت شاندار تھا۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔

مدنی مشورے کا انداز

مدنی مشورے میں وقت کی پابندی سے شریک ہونا، وقت پر شروع کرنا اور وقت پر ختم کردینا، مفتی محمد فاروق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خاصیت تھی۔ مشورے کے دَوران مفتی فاروق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہت ہی سادہ انداز میں مدنی مشورہ لیتے۔ ہر اسلامی بھائی کی رائے سنتے اور جب اپنی رائے کو کسی کے مشورے کی تائید میں پیش کرتے تو اس سے اس شخص کا دِل بھی خوش ہوجاتا اور نکتہ بھی طے پاجاتا۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔

صدائے مدینہ

مفتیِ دعوتِ اسلامی حافظ محمد فاروق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا معمول تھا کہ اکثر مسلمانوں کو نماز کے لئے جگانے کے لئے صدائے مدینہ لگایا کرتے تھے۔اگر کبھی کسی جامعۃ المدینہ میں رکنے کا اتفاق ہوا تو طلبہ کو خود صدائے مدینہ لگا کر نماز کیلئے اٹھایا کرتے۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔

علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت

مجلس مدنی قافلہ باب المدینہ (کراچی) کے رُکن اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ 'ہم چند اسلامی بھائی جامع مسجد سیّد معصوم شاہ بخاری کھارادر بابُ المدینہ کراچی کے اطراف میں نیکی کی دعوت دینے کیلئے گئے تو اسی مسجد سے ملحق دارالافتاء نورُالعرفان میں مفتیِ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ہم نے ان سے التجاء کی کہ آپ بھی ہمارے ساتھ علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت فرمائیے۔الحمدللہ عزوجل مفتیِ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بغیر کسی حیل وحجت کے ہمارے ساتھ علاقائی دورے برائے نیکی کی دعوت میں شریک ہوگئے۔اس کے بعد جب بھی ہم ان کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو یہ ہمیں دیکھتے ہی ہمارے ساتھ علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے لئے چل پڑتے۔'

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔

درس و بیان

مفتیِ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب کھارادر کی شہید مسجد میں اِمامت کرواتے تھے تو روزانہ باقاعدگی سے نمازِ مغرب کے بعد فیضانِ سنّت سے دَرس دیا کرتے اور مختلف مقامات پر بیان بھی کرتے۔ آپ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے حکم کے مطابق (اپنی ڈائری یا امیرِ اہلسنّت کے رسائل سے) دیکھ کر بیان کرتے تھے درسِ نظامی سے پہلے بھی اور بعد میں بھی، کبھی یہ نہیں دیکھا گیا کہ آپ نے زبانی بیان کیا ہو یا کچھ بیان دیکھ کر اور کچھ زبانی ہو۔ نیز کبھی بھی یہ تقاضا نہیں کیا کہ ہفتہ وار اجتماع یا بین الاقوامی وصوبائی سطح کے بڑے اجتماعات میں میرے بیان کی ترکیب کی جائے۔ ہاں مدنی مرکز کی طرف سے جب بھی بیان کرنے کا کہا جاتا تو اپنی خدمت پیش کرتے اور وقت کی پابندی کرتے ہوئے اس مقام پر تشریف لے جاتے۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

دُبلا پتلا مُبلّغ

۲۹ صفر المظفر ۱۴۲۷ھ بعد نمازِ مغرب شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضوی دامت برکاتہم العالیہ سے بابُ المدینہ کراچی ملاقات کیلئے حاضر ہونے والے مرکز الاولیاء (لاہور) کے ایک اسلامی بھائی نے حلفیہ بتایا جس کا خُلاصہ کچھ یوں ہے، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے میری وابستگی کا ابتدائی دَور تھا، طبیعتاً میں انتہائی شرارتی تھا، ایک بار ڈیرہ اسمٰعیل خان (سرحد، پاکستان) دوستوں کے ہمراہ جانا ہوا تو معلوم ہوا کہ بابُ المدینہ کراچی سے 12 دِن کیلئے ایک مدنی قافلہ تشریف لایا ہے اور اس جمعرات کو ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں بابُ المدینہ کراچی کے مبلّغ بیان فرمائیں گے۔

میں اجتماع میں پہنچا تو دیکھا کہ ایک دُبلے پتلے اسلامی بھائی ایک رسالہ پڑھ کر سنا رہے ہیں۔ میں نے کسی سے پوچھا کہ بابُ المدینہ سے آئے ہوئے مبلّغ کب بیان فرمائیں گے؟ تو اُس نے بتایا کہ جو بیان فرما رہے ہیں وہ بابُ المدینہ ہی کے مبلّغ ہیں یہ سن کر میں نے شرارت کے انداز میں کہا کہ یہ کیسے مولانا ہیں جو دیکھ کر بیان کر رہے ہیں؟ اُس اسلامی بھائی نے مجھے سمجھانے کی کوشش کی مگر میں نے طنزیہ جملے کس کر اُس کو دِق کیا۔ نیز میں ان پر مزید طنزیہ جُملے کسنے لگا اور دُبلے پتلے مولانا صاحب کو بھی اپنی شرارت کا نشانہ بنانے کی ٹھانی۔ اس اِرادے سے دوسرے روز میں اپنے دو دوستوں کے ساتھ اُس مسجد میں جا پہنچا، جہاں مدنی قافلہ ٹھہرا ہوا تھا اور چھیڑنے کے انداز میں اُن دُبلے پتلے مبلّغ کو مخاطب کر کے کہنے لگا کہ رات ہم تو بابُ المدینہ والوں

کی بہت تعریف سن کر آئے تھے مگر آپ تو رسالہ پڑھ کر بیان کر رہے تھے! میری اس بات کا بُرا منانے کے بجائے اُس مبلّغ کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی اور بڑے تحمّل کے ساتھ کہنے لگے، الحمدللہ عزوجل میرے پیرومرشِد، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضوی دامت برکاتہم العالیہ جو زمانے کے ولی اور دعوتِ اسلامی کے امیر ہیں ان کے سنّتوں بھرے بیانات سن کر اور مدنی رسائل پڑھ کر ہزاروں کی زِندگیوں میں مدنی اِنقلاب برپا ہو چکا ہے، چونکہ میری اپنی بات میں تاثیر نہیں لہٰذا اُن کے مدنی رسائل سے دیکھ کر بیان کی کوشش کرتا ہوں۔

اُن مبلّغ کے پُرخلوص الفاظ تاثیر کا تیر بن کر ہم تینوں دوستوں کے جگر میں پیوست ہوگئے اور ہمارے دِل کی دُنیا زیروزبر ہوگئی اور شرارت کیلئے اُٹھے ہوئے سر اُن خوش اَخلاق مبلّغ کی عظمت کے سامنے نَدامت سے جھک گئے۔ پھر انہوں نے ہمیں اچھی اچھی نیتیں کروائیں اور ہم دعوتِ اسلامی کے ہو کر رَہ گئے۔ بعد میں بھی ان سے ہمارا رابِطہ باقی رہا۔ آج الحمدللہ عزوجل میں تحصیل سطح پر مجلسِ رابِطہ برائے عُلَماء ومشائخ کا ذِمہ دار ہوں اور میرے دونوں دوستوں میں سے ایک علاقائی اور ایک تحصیل سطح پر مدنی قافلے کے ذِمہ دار ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ جانتے ہیں کہ اُس سنّتوں بھرے اجتماع میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ پڑھ کر سنانے والے مبلّغ کون تھے! اگر نہیں جانتے تو سنئے وہ اور کوئی نہیں دعوتِ اسلامی کے مرحوم رُکنِ شوریٰ مفتیٔ دعوتِ اسلامی الحاج محمد فاروق عطاری اَلْمَدَنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی تھے۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔

اِنفرادی کوشش

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مدظلہ العالی کا بیان ہے کہ 'بہت عرصہ پہلے کی بات ہے کہ مرحوم مدرسۃ المدینہ کنزالایمان کی جائے نماز میں اِمامت فرماتے تھے۔ ایک علاقائی تنازع کو حل کرنے کے بارے میں ہونے والے مشورے میں کسی فرد سے کلمۂ کفر نکل گیا۔ آپ نے اسی وقت تمام گفتگو رُکوا کر کسی مفتی صاحب کو فون کیا اور مسئلے کی تہہ میں گئے۔ پھر قائل کو تجدیدِ ایمان کروائی اور تجدیدِ نکاح کی تاکید کی۔ ان کی اس جرأت اور خیر خواہی کے جذبے نے بہت متاثر کیا۔'

مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے دارالافتاء میں فون پر یا بالمشافہ سائل کی بات کو توجہ سے سنتے ہوئے آسان اور عام فہم انداز میں جواب دینے کے ساتھ نیکی کی دعوت بھی دیا کرتے تھے۔ چند واقعات ملاحظہ ہوں......

(۱) دارالافتاء نورالعرفان کھارادر بابُ المدینہ کراچی میں ایک نوجوان اکثر ان کے پاس آیا کرتا اور کافی دیر تک وہاں بیٹھا رہتا

اور سوالات پوچھتا رہتا۔ مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کے سوالات کے جوابات بھی ارشاد فرمایا کرتے اور اس پر انفرادی کوشش بھی کیا کرتے۔ ان کی مسلسل انفرادی کوشش کی برکت سے اس نوجوان نے باقاعدہ طور پر علمِ دین سیکھنے کیلئے **جامعۃُ المدینہ** میں داخلہ لے لیا۔

(۲) اسی طرح دارالافتاء نورالعرفان میں ایک ماڈرن نوجوان آپ کے پاس شرعی مسائل دریافت کرنے آیا کرتا تھا۔ مفتیِ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی محبت بھری انفرادی کوشش کے نتیجے میں وہ ماڈرن سنّتوں کے سانچے میں ڈھل گیا اور مدنی لباس پہننے لگا اور عمامہ شریف باندھنے کا بھی معمول بنالیا۔

(۳) ایک بڑے میاں دارالافتاء نورالعرفان میں آپ سے شرعی مسائل پوچھنے آئے۔ بے چارے باتونی بہت تھے، بات کرتے کرتے ان کے منہ سے کلمۂ کفر نکل گیا۔ مفتیِ دعوتِ اسلامی علیہ رحمۃ الباری نے فوراً انفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں تجدیدِ ایمان کروائی اور قلتِ کلام (یعنی کم بولنے) کی نصیحت کی۔

(٤) ایک مرتبہ دارالافتاء نورالعرفان میں دو نوجوان آپس میں ناراضگی کی حالت میں آپ سے کوئی شرعی مسئلہ پوچھنے آئے اور آپ سے ساری صورتِ حال بیان کی۔ آپ نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے سب سے پہلے بہارِ شریعت سے صلح کے فضائل انہیں پڑھ کر سنائے اور ان کی صلح کروائی پھر ان کا دریافت کردہ شرعی مسئلہ بھی بتایا۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

قُفلِ مدینہ

آپ کے ساتھ کام کرنے والے ایک مفتی صاحب مدظلہ العالی کا بیان ہے کہ مفتیِ دعوتِ اسلامی علیہ الرحمۃ زبان کا مضبوط قفلِ مدینہ [۱] لگاتے تھے۔ مُتعدّد مرتبہ ایسا ہوا کہ میں موٹر سائیکل پر دارالافتاء نورالعرفان کھارادار سے فیضانِ مدینہ کراچی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ آیا لیکن راستے میں مکمل خاموش رہے۔ جب فیضانِ مدینہ پہنچ گئے تو سلام کرکے رخصت ہوگئے۔ پیٹ کا قفلِ مدینہ [۲] بھی مضبوط تھا، عموماً دِن رات میں دو مرتبہ اور کبھی کبھار ڈبل بارہ گھنٹوں میں ایک مرتبہ کھانا کھاتے۔ آنکھوں کے قفلِ مدینہ [۳] کا بھی زبردست ذہن تھا، موٹر سائیکل اس لئے بیچ دی کہ چلاتے ہوئے غیر محرم عورت آڑے آجانے کی صورت میں نظر کی حفاظت بے حد کٹھن ہے۔ ایک دفعہ کسی گاڑی میں ان کے ساتھ سفر کا موقع ملا میں نے انہیں شیشوں کے باہَر نظر ڈالتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(۱ غیر ضروری باتوں سے بچنے اور خاموشی اختیار کرنے کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں 'زبان کا قفلِ مدینہ' لگانا کہتے ہیں۔

۲ بھوک سے کم کھانے کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں 'پیٹ کا قفلِ مدینہ' کہتے ہیں۔ مزید تفصیل کیلئے امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی کی مایہ ناز تصنیف 'پیٹ کا قفلِ مدینہ' کا مطالعہ فرمائیں۔

۳ بدنگاہی کے علاوہ فضول نگاہی سے بچنے (اور اکثر نیچی نگاہیں رکھنے) کو دعوتِ اسلامی میں 'آنکھوں کا قفلِ مدینہ' کہتے ہیں۔)

مفتی دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر والوں کا بیان ہے کہ 'یہ بہت کم گفتگو فرماتے تھے، اکثر خاموش ہی رہتے۔ بعض اوقات گھر والوں سے لکھ کر بھی بات چیت کرتے تھے۔'

آپ کے علاقے گلشن اقبال (بابُ المدینہ) کے ایک اسلامی بھائی کا تحریری بیان ہے، 'ایک بار طے ہوا کہ بعدِ فجر مرحوم نگرانِ شوریٰ حاجی مشتاق عطاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر حاضری دینے جائیں گے۔ چنانچہ بعد نمازِ فجر ہم کار میں بیٹھ کر جا رہے تھے۔ حاجی فاروق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کار میں اگلی نشست پر تشریف فرما تھے جبکہ میں پچھلی سیٹ پر تھا۔ اچانک میری نظر سائیڈ گلاس(Side Glass) پر پڑی تو میں نے دیکھا کہ فاروق بھائی کی نگاہیں بالکل جھکی ہوئی تھیں، ہم اس وقت سپر ہائی وے سے گزر رہے تھے اور دائیں بائیں بالکل سنسان علاقہ تھا اور بدنگاہی کا خدشہ بھی نہ تھا لیکن آپ کی احتیاط کہ اس مرحلے پر بھی نگاہیں جھکی ہوئی تھیں۔'

اسی اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ 'میری شادی کی تقریب میں الحمدللہ عزوجل مفتی محمد فاروق عطاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی شرکت فرمائی تھی۔ جب صبح فجر میں میری ان سے ملاقات ہوئی تو میں نے دِل میں سوچا کہ فاروق بھائی رات کی تقریب کے بارے میں کوئی رسمی گفتگو فرمائیں۔ لیکن انہیں نے کوئی سوال نہ کیا بلکہ نماز کے بعد گھر آتے ہوئے بھی میں نے ہی گفتگو کا سلسلہ شروع کیا، یقیناً مفتی صاحب کا زَبان کا قفلِ مدینہ مثالی تھا۔'

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے ایک رُکن کا بیان ہے کہ 'مفتی دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہی میں ہند کے سفر کا اتفاق ہوا۔ سفرِ ہند کے دَوران بارہا دیکھا کہ اگر کبھی کسی گاڑی میں سوار ہو کر کہیں جانا پڑتا تو مفتی فاروق صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گاڑی میں سوار ہوتے ہی اپنی آنکھیں بند فرما لیا کرتے تھے۔ منزل پر پہنچنے کے بعد جب کوئی آپ کو توجہ دِلاتا کہ ہم مطلوبہ مقام پر پہنچ گئے ہیں تو آپ آنکھیں کھولا کرتے تھے۔'

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

اِطاعتِ امیر

اطاعتِ امیر کا بھی بے حد جذبہ تھا۔ ایک مرتبہ راہِ خدا عزوجل میں سفر کے دوران جہاں آپ کا قافلہ ٹھہرا ہوا تھا۔ ایک اسلامی بھائی نے آپ سے نکاح پڑھانے کی درخواست کی تو آپ نے ان سے کہا کہ امیرِ قافلہ سے پوچھ لیجئے اگر یہ اجازت دیں گے تو میں جاؤں گا ورنہ نہیں۔ (یاد رہے کہ امیر قافلہ وہ اسلامی بھائی تھے جو آپ کے ماتحت مکتب مجلس افتاء میں خادم کی حیثیت سے کام کرتے تھے)

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

مدنی مرکز کی اطاعت

گلشنِ اقبال باب المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ 'ایک مرتبہ چھٹیوں میں مدنی قافلے کی ترکیب تھی اور تاریخ بھی طے تھی کہ اچانک ہفتہ وار اجتماع میں تربیتی نشست کا اعلان ہوگیا۔ تو میں پریشانی کی حالت میں فاروق بھائی کے پاس آیا مگر انہوں نے فرمایا جیسا مدنی مرکز نے کہہ دیا ہم ویسا ہی کریں گے۔ اکثر مدنی مشوروں و ملاقاتوں میں Do As Directed (یعنی جیسا حکم دیا جائے ویسا کرنا ہے) کا ذہن دیتے اور یہ بھی فرماتے کہ مدنی مرکز کی ہر وہ بات جو شریعت سے نہ ٹکراتی ہو وہ اگر سمجھ نہ بھی آئے تو بھی اطاعت کرنی ہے۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

ہفتہ وار اجتماع میں پابندی سے شرکت

مفتیِ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پابندی سے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کیا کرتے تھے اور مکمل توجہ کے ساتھ بیان وغیرہ سنا کرتے تھے۔ اپنی زندگی کی آخری جُمعرات بھی اجتماع میں شرکت کی اور ساری رات فیضانِ مدینہ ہی میں رہے۔ مجلس افتاء کے ایک مفتی صاحب مدظلہ العالی کا بیان ہے کہ 'ایک مرتبہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کرائے کے مکان کی تلاش کے سلسلے میں پراپرٹی ڈیلر کے پاس جانا تھا لیکن اس سے پہلے ایک اسلامی بھائی جن کا آپریشن ہوا تھا، ان کی عیادت میں کافی وقت لگ گیا۔ جب وہاں سے فارغ ہوئے تو ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کا وقت ہو چکا تھا، لہٰذا مجھے کہنے لگے کہ اجتماع میں جانے کا وقت ہو چکا ہے لہٰذا اجتماع ہی میں چلتے ہیں، مکان بعد میں دیکھیں گے۔'

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

الحمدللہ عزّ وجل! عشقِ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مفتیِ دعوتِ اسلامی کا سرمایۂ حیات تھا۔ جمعۃ المبارک کو اپنی وفات سے چند گھنٹے قبل کھانا کھانے کے بعد یہ بہت اَفسُردہ انداز میں ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سلسلے میں ہی گفتگو کر رہے تھے۔ ان کو حال میں (یعنی ان کی وفات سے کچھ عرصہ قبل) غیر مسلموں کی جانب سے نبی پاک، صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں کی گئی گستاخی کا بہت صدمہ تھا۔

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے مَحبَّت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضوی دامت برکاتہم العالیہ اگر انہیں کچھ عنایت فرماتے تو یہ بے حد خوش ہوتے اور جا کر اپنی والدہ محترمہ کے ہاتھ میں دے دیتے اور عرض کرتے: 'اس تبرک کو گھر میں سب کو تھوڑا تھوڑا تقسیم کر دیجئے۔'

جب گھر میں موجودگی کے دوران شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا فون آتا تو جیسے ہی فون آتا کرتہ پہننے لگتے۔ اکثر فرمایا کرتے کہ 'مجھے جو عزّت ملی میرے مرشِد کا صَدَقہ ہے۔' مکتبِ مجلسِ افتاء میں ان کی رَفاقت میں کام کرنے والے مفتی صاحب مدظلہ العالی کا کہنا ہے کہ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی بہت سے عادات ان میں موجود تھیں، مثلاً مسکرانے کا انداز، گفتگو کا انداز اور اِشاروں سے گفتگو کا انداز وغیرہ۔ مفتیِ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب بھی اپنے مرشدِ کریم شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضوی دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں حاضری کا شرف نصیب ہوتا تو آپ بارگاہِ مرشد میں حاضری کے آداب کو ضرور مدِ نظر رکھا کرتے، مثلاً دو زانو ہو کر بیٹھتے، اس دوران کوئی وظیفہ نہ پڑھتے، بلا اجازتِ مرشد وہاں سے رُخصت نہ ہوتے وغیرہا۔ مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مرشدِ کامل مدظلہ العالی کے دونوں شہزادوں سے بھی بے حد محبت کرتے تھے۔ حتی کہ جب کبھی کسی شہزادے کو آتا ہوا دیکھتے تو احتراماً کھڑے ہو جایا کرتے حالانکہ آپ بڑے شہزادے حضرت مولانا ابو اُسید الحاج احمد عبید رضا عطاری مدنی سلمہ الغنی کے استاذ بھی تھے۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔

صبر کی عادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی بھی ان کے منہ سے یہ نہیں سنا کہ میرے جسم میں دَرْد ہو رہا ہے، یا مجھے بخار ہے، یا میرا سر بھاری ہو رہا ہے۔

مفتیِ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر والوں کا تحریری بیان ہے کہ حاجی فاروق بھائی کی طبیعت میں بہت صبر تھا۔ ان کی اتنی پیاری عادت تھی کہ یہ یوں نہیں بتاتے تھے کہ آج میرے سر میں درد ہے یا مجھے بخار ہے، اکثر ان کے چہرے کی تھکاوٹ دیکھ کر ہم پوچھتے تو معلوم ہوتا تھا کہ ان کو فلاں تکلیف ہے۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔

ہر کام میں نرمی

مفتیِ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ محترمہ کا بیان ہے کہ ہم نے ان کو کبھی غصہ کرتے نہیں دیکھا، نہ بہن بھائیوں پر، نہ اپنی بچی کی امّی پر غصہ کرتے، ہمیشہ نرمی سے گفتگو فرماتے تھے۔

مکتبِ مجلسِ افتاء میں ان کی رفاقت میں سنّتوں کی خدمت کرنے والے ایک مفتی صاحب مدظلہ العالی کا بیان ہے کہ مفتیِ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ساتھ کام کرنے والوں پر کمال شفقت فرماتے اور ہر دم خیر خواہی پیشِ نظر ہوتی، تکلف نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ مجھ سے کبھی یہ نہیں فرمایا، 'یہ کام کیوں نہیں کیا' اور مجھے کبھی بھی نہیں ڈانٹا اور نہ ہی کسی کو ڈانٹتے دیکھا۔

جب میں تخصص فی الفقہ سالِ دوم میں تھا مجھے مفتی صاحب کے ماتحت 'دارالافتاء نورُالعرفان' میں 18 اگست 2003ء سے 19 جون 2004ء تک فتویٰ نویسی کی سعادت حاصل ہوئی۔ مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہت مُشفِق تھے جب بھی فتویٰ ان کی خدمت میں پیش کرتا تو وہ میری تربیت کے لئے اس پر اشکالات وارِد کر کے ان کے جوابات طلب کرتے۔ پھر میں ان کے جوابات دے دیتا تو بے حد خوش ہوتے اور اگر ناکام رہتا تو نرمی کے ساتھ خود جواب ارشاد فرمادیتے اور اگر فتویٰ میں تبدیلی کرنا ہوتی تو بھی راہنمائی فرمادیتے۔'

مکتب مجلس افتاء وتحقیقاتِ شرعیہ میں خدمت پر مامور اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ مکتب میں کمپیوٹر کی میزیں رکھنے کا معاملہ درپیش تھا۔ مجھ سے پیمائش میں بھول ہوگئی اور نتیجۃً لائی جانے والی میزیں پوری نہ آرہی تھیں۔ کوئی اور ہوتا تو شاید میری خوب خبر لیتا مگر مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قربان! آپ نے مجھے اس بارے میں ذرا بھی نہیں ڈانٹا بلکہ نہایت نرمی کے ساتھ مجھے میری غلطی کی طرف مُتَوَجِّہ کیا۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

کھانے میں عیب نہ نکالنا

مفتیِ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر والوں کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ ان کو جو کھانا پیش کیا جاتا بے شکوہ کئے بغیر کھالیتے۔ کئی بار ایسا ہوا کہ ان کو کھانا پیش کیا گیا اور اس میں نمک نہ تھا تو بھی یہ ایک لفظ نہ بولے اور یونہی کھانا تناوُل فرمالیا۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

کفایت شعاری

اپنی الماری میں صِرف چار جوڑے رکھتے، ماہِ ربیع النور میں نئے کپڑے سلواتے تو پرانے کسی کو دے دیتے۔ انتقال سے کچھ عرصہ قبل جب پنجاب شریف لے گئے تو اپنے تمام جوڑے ساتھ لے گئے اور تقسیم کر دیئے تھے۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔

سادگی

مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ محترمہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حاجی فاروق (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) سے دریافت فرمایا کہ گھر میں آپ کے رہنے کا جو حصّہ ہے وہاں رنگ وروغن کروادوں؟ تو عرض کی، نہیں! مجھے وضوخانہ بنوادیجئے۔

اپنی شادی کے موقع پر یہ مُصر تھے کہ ان کی زوجہ کو شادی میں جہیز نہ دیا جائے مگر لڑکی کے گھر والوں نے جہیز دیا۔ آپ نے مجبوراً لے تو لیا مگر انہیں جہیز سے بھرے ہوئے گھر میں لطف نہ آتا تھا اور بارہا بچی کی امّی سے یہ اِصرار کیا کرتے کہ اس کو بیچ دیں، ہمارا گھر بالکل سادہ ہونا چاہئے۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔

ثواب جاریّہ کے متمنی

ایک بار ان کی ہمشیرہ کتابوں کی الماری صاف کر رہی تھیں تو انہیں ایک پرچی ملی جس پر لکھا تھا، 'میرے مرنے کے بعد تمام کتابیں دعوتِ اسلامی کے جامعۃُ المدینہ کو دے دی جائیں۔' پھر کچھ عرصے بعد خود ہی کتابیں لے گئے اور دارالافتاء میں رکھوا دیں۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔

ثواب آخِرت کے حریص

ایک مرتبہ امیرِ اہلسنّت، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّارؔ قادری مدظلہ العالی تحریری کام کے سلسلے میں بیرونِ ملک تھے۔ اس دَوران مفتیٔ دعوتِ اسلامی حاجی محمد فاروق عطاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بھی آپ کی بارگاہ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ جب امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی نے نَمازِ مغرب کے بعد نوافل (یعنی نمازِ اوّابین) میں سورۂ یٰسٓ مکمّل تلاوت کی تو مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کی حکمت دریافت کی تو امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی نے فرمایا کہ تلاوتِ قرآن کا ثواب نماز میں زیادہ ہے یہ سن کر مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہنے لگے اِن شاءَ اللہ عزوجل اب میں بھی حفظِ قرآن کی دہرائی نمازِ نفل میں کیا کروں گا۔

تلاوتِ قرآن کا ذوق

مکتب مجلس افتاء میں خدمت پر مامور اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ مفتی محمد فاروق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر و بیشتر اپنا وقتِ اِجارہ ختم ہوجانے کے بعد مکتب میں بیٹھ کر تلاوتِ قرآن کیا کرتے تھے۔

گلشن اقبال باب المدینہ (کراچی) کے اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ 'مفتی محمد فاروق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہتے تھے۔ ترجمۂ کنز الایمان مع تفسیر خزائن العرفان کا کئی مرتبہ مکمل مطالعہ کرچکے تھے۔ مدنی قافلے میں سفر کے دوران بھی جب کبھی کھانا پکانے کی ذِمّہ داری ملتی تو کھانا پکانے کے دوران تلاوتِ قرآن کرتے رہتے۔ الحمدللہ عزوجل اتنے ذہین تھے کہ ان کے سامنے اگر کوئی اُردو ترجمہ سنا کر آیت پوچھتا تو بتادیا کرتے تھے۔

ایک دِن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میرے ساتھ موٹر سائیکل پر سوار تھے۔ میں موٹر سائیکل چلا رہا تھا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تلاوت کررہے تھے۔ راستے میں مجھے یوں لگا کہ کوئی تار ہماری موٹر سائیکل سے ٹکرایا ہے۔ بہر حال جب میں آپ کو گھر چھوڑ کر اسی راستے سے واپس آیا تو لوگوں کا سڑک پر ہجوم تھا۔ پوچھنے پر معلوم ہوا بجلی کا تار سڑک پر گرا ہوا ہے، جس میں کرنٹ ہے۔ یہ سن کر مجھے ذہنی طور پر دھچکا لگا کہ یہی تار تو ہماری موٹر سائیکل سے ٹکرایا تھا لیکن ہمیں کرنٹ نہیں لگا۔ میرا حسنِ ظن ہے یہ تلاوتِ قرآن کی برکت تھی۔

پردے کی احتیاطیں

مفتیِ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے گھر میں یہ ترکیب بنا رکھی تھی کہ جس وقت کمرے میں مفتی صاحب ہوتے تو اس وقت کوئی بھابھی اس کمرے میں نہ آسکتی تھیں اور جہاں ان کی بچّی کی امّی ہوتیں وہاں گھر کا کوئی نامحرم مرد نہ آسکتا تھا۔ اس طرح بہت احتیاط کے ساتھ مکمّل پردہ رہتا تھا۔ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی ساس کے سامنے بھی نہ آتے تھے بلکہ ان سے بھی پردہ کرتے تھے۔

آپ کے انتقال سے کچھ عرصہ پہلے کی بات ہے کہ آپ کے گھر میں کچھ تعمیراتی کام ہونا تھا اور مزدوروں وغیرہ کی آمد پر بے پردگی کا احتمال تھا۔ چنانچہ آپ بے پردگی سے بچنے کیلئے اپنی بچی کی امّی کے ساتھ عارضی گھر میں منتقل ہوگئے۔ اسی طرح جب کبھی اپنی بچی کی امی کے علاج کی ضرورت پیش آتی تو اس بات کا اِلتِزام کیا کرتے کہ ان کا چیک اپ وغیرہ لیڈی ڈاکٹر ہی کرے۔

اپنی بچّی اور اُس کی امّی کی تربیّت

ان کی مدنی منّی (ان کے انتقال کے وقت) 11 ماہ کی تھی، اس سے بہت محبت کیا کرتے اور اس کے بارے میں اکثر فرماتے کہ اِن شاءَ اللہ عزوجل اس کو میں خود پڑھاؤں گا۔ ان کی مدنی منّی سے گھر کا کوئی فرد اگر کہتا کہ بولو بیٹا 'پاپا' تو فرماتے کہ اس کو یوں نہ سکھاؤ بلکہ اس کے سامنے 'اللہ، اللہ' کہتے رہیں۔ بچی کی امّی کو تاکید فرماتے کہ گھر کا کام چھوڑ کر پہلے نماز ادا کریں، اگر وہ عشاء میں تاخیر کردیتیں تو ناراض ہوتے کہ پہلے نماز ادا کریں۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

شوقِ مطالعہ

مفتیِ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر مطالعے میں مشغول رہا کرتے اور اپنی وفات سے قبل بھی دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد کسی کتاب کا مطالعہ کررہے تھے۔ آپ نے فتاویٰ رضویہ شریف اور بہارِ شریعت کا بِالْاِسْتِیْعَاب (یعنی مکمل) مطالعہ کرنے کے ساتھ ساتھ فتاویٰ رضویہ سے حاصل ہونے والے مدنی پھول بھی جمع کر رکھے تھے۔ نیز زیورِ طباعت سے آراستہ ہونے والے مختلف اُردو فتاویٰ کا بھی مکمل مطالعہ کرچکے تھے۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

یادِ موت

مفتی محمد فاروق عطاری مدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی نے اپنی شادی کے چند دِنوں بعد ہی اپنی منکوحہ سے فرمادیا تھا کہ میں زِیادہ عرصہ زِندہ نہیں رہ سکوں گا۔ آپ اکثر گھر والوں سے فرماتے کہ میری عمر بہت کم ہے میں زیادہ عرصہ زندہ نہیں رہوں گا۔ جب کبھی ان کی نانی ان سے فرماتیں کہ بیٹا میرا جنازہ تم پڑھانا، تو آپ جواب دیتے کہ نانی! میری عمر بہت کم ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر والوں کا بیان ہے کہ اپنی منکوحہ کو شادی کے کچھ عرصے بعد ہی تاکید کردی تھی کہ میرا چھوڑا ہوا مال شریعت کے مطابق تقسیم کرنا۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

قناعت پسندی

جامعۃ المدینہ ہو یا دارالافتاء، مفتیِ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کبھی تنخواہ بڑھانے کا مطالبہ نہیں کیا۔ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مدظلہ العالی کا بیان ہے کہ 'حال ہی میں (یعنی ان کی وفات سے کچھ عرصہ قبل) ان کا مشاہرہ بڑھا تھا تو یہ میرے گھر خود تشریف لائے۔ انتہائی پریشانی کے عالم میں تھے۔ مجھ سے فرمانے لگے کہ میری تنخواہ کافی بڑھ گئی ہے، مجھے اس زائد رقم کی حاجت نہیں ہے لہٰذا مجھ پر کرم کیا جائے اور میرا مشاہرہ نہ بڑھایا جائے۔'

حقیقت یہی ہے کہ تصوف 'قال' کا نہیں 'حال' کا نام ہے اور یہ حقیقی صوفی، متّقی بُزرگ تھے۔' (انتہیٰ)

اپنے انتقال سے کچھ عرصہ قبل مفتیِ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی اسکوٹر اور لیپ ٹاپ کمپیوٹر وغیرہ سب بیچ دیا تھا اور فرمایا کہ اب مجھ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی طرح ایک مرتبہ جب آپ کرائے پر مکان لینا چاہ رہے تھے تو کسی نے مشورہ دیا کہ آپ مکان خرید کیوں نہیں لیتے؟ تو فرمایا کہ مختصر زِندگی ہے، کرائے کا مکان ہی کافی ہے۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

گھر والوں کی آپ سے محبّت

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے آپ کے گھر والوں کی محبت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ گھر والے ان سے دَم کرواتے، ان کا بچا ہوا پانی سنبھال کر رکھتے اور بطورِ تبرک استعمال کیا کرتے۔ ان کی پلیٹ سے کھانے کیلئے بچّے آپس میں ضد کرتے تھے۔ ان کی جھوٹی چائے کو واپس پتیلے میں ڈال کر سب کو پیش کرتے تھے۔ یہ ان کے مدنی کردار کی مضبوط دلیل ہے گویا کہ امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی کے عطا کردہ گھر میں مدنی ماحول بنانے کے 15 مدنی پھولوں پر ان کا مضبوطی سے عمل تھا، وہ مدنی پھول یہ ہیں۔

گھر میں مدنی ماحول کے پندرہ حروف کی نسبت سے 15 مدنی پھول

١۔ گھر میں آتے جاتے بلند آواز سے سلام کریں۔

٢۔ والد یا والدہ کو آتے دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جائیں۔

٣۔ دِن میں کم از کم ایک بار اسلامی بھائی والد صاحب اور اسلامی بہنیں ماں کا ہاتھ اور پاؤں چوما کریں۔

٤۔ والدین کے سامنے آواز دھیمی رکھیں، ان سے آنکھیں ہرگز نہ ملائیں۔

٥۔ ان کا سونپا ہوا ہر وہ کام جو خلافِ شرع نہ ہو، فوراً کر ڈالیں۔

٦۔ ماں بلکہ گھر (اور باہر) کے ایک دِن کے بچّے کو بھی آپ کہہ کر ہی مُخاطِب ہوں۔

٧۔ اپنے محلّہ کی مسجد کی عشاء کی جماعت کے وقت سے لے کر دو گھنٹے کے اندر سو جایا کریں کاش! تہجد میں آنکھ کھل جائے ورنہ کم از کم فجر تو بآسانی (مسجد کی پہلی صف میں باجماعت) میسّر آئے اور پھر کام کاج میں بھی سُستی نہ ہو۔

٨۔ گھر میں اگر نمازوں کی سستی، بے پردگی، فلموں ڈراموں اور گانے باجوں کا سلسلہ ہو تو بار بار نہ ٹوکیں، سب کو نرمی کیساتھ سنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں سنائیں۔ اِن شاءَ اللہ عزوجل 'مدنی' نتائج برآمد ہوں گے۔

٩۔ گھر میں کتنی ہی ڈانٹ بلکہ مار بھی پڑے، صبر، صبر اور صبر کیجئے۔ اگر آپ زبان چلائیں گے تو 'مدنی ماحول' بننے کی کوئی اُمید نہیں بلکہ مزید بگاڑ پیدا ہو سکتا ہے کہ بے جا سختی کرنے سے بسا اوقات شیطان لوگوں کو ضدی بنا دیتا ہے۔ لہٰذا غصّہ، چڑ چڑا پن اور جھاڑنے وغیرہ کی عادت بالکل ختم کر دیں۔

١٠۔ گھر میں روزانہ (ابواب) فیضانِ سنّت کا درس ضرور ضرور دیں یا سنیں۔

١١۔ اپنے گھر والوں کی دُنیا و آخرت کی بہتری کے لئے دِل سوزی کے ساتھ دُعا بھی کرتے رہیں کہ دعاء مومن کا ہتھیار ہے۔

١٢۔ سسرال میں رہنے والیاں جہاں گھر کا ذِکر ہے وہاں سسرال اور جہاں والدین کا ذکر ہے وہاں ساس اور سسر کے ساتھ وہی حسنِ سلوک بجالائیں جبکہ کوئی مانع شرعی نہ ہو۔

۱۳۔ مسائل القرآن، ص۲۹۰ پر ہے، ہر نماز کے بعد ذیل میں دی ہوئی دعا اوّل وآخر دُرود شریف کے ساتھ ایک بار پڑھ لیں اِن شاءَ اللہ عزّ وجلّ بال بچے سنّتوں کے پابند بنیں گے اور گھر میں مَدَنی ماحول قائم ہوگا۔

(اَللّٰھُمَّ) رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَاماً

ترجمۂ کنز الایمان: اے ہمارے ربّ ہمیں دے ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیز گاروں کا پیشوا بنا۔ (پ ۱۹، الفرقان: ۷۴)

۱۴۔ نافرمان بچّہ یا بڑا جب سویا ہوا ہو تو اس کے سرہانے کھڑے ہو کر ذیل میں دی ہوئی آیات صرف ایک بار اتنی آواز سے پڑھیں کہ اس کی آنکھ نہ کھلے۔ (مدّت ۱۱ تا ۲۱ دِن)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ لا فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ

ترجمۂ کنز الایمان: بلکہ وہ کمال شرف والا قرآن ہے لوحِ محفوظ میں۔

(پ ۳۰، البروج: ۲۱، ۲۲) (اوّل وآخر، ایک بار درود شریف)

۱۵۔ نیز نافرمان اولاد کو فرماں بردار بنانے کیلئے تا حصولِ مراد نمازِ فجر کے بعد آسمان کی طرف رُخ کر کے یَا شَھِیْدُ ۲۱ بار پڑھیں (اوّل وآخر، ایک بار درود شریف)۔

مدنی التجاء﴾ نافرمانوں کو فرماں بردار بنانے کیلئے اَوراد شروع کرنے سے قبل سیّدنا امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ایصالِ ثواب کیلئے 25 روپے کی دینی کتابیں تقسیم کر دیں۔

وقت کی پابندی

تدریس کا معاملہ ہو یا دارالافتاء کا، مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمیشہ وقت کی پابندی فرماتے رہے اور کبھی بلا ضرورت چھٹی نہیں کرتے تھے بلکہ جامعۃ المدینہ کنز الایمان میں تو کم وبیش دو سالہ تدریسی دَور میں ان کی ایک بھی چھٹی نہیں ہوئی۔ نمازِ فجر کے بعد وقت کم ہونے کی وجہ سے ناشتہ بھی فجر سے پہلے کر لیا کرتے تھے تاکہ تاخیر نہ ہو۔

دعوتِ اسلامی کی مجلس المدینۃ العلمیۃ اور تخصص فی الفقہ کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ 'میں نے قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ہمیشہ وقت کا پابند پایا، مجلسِ افتاء کے مکتب میں ان کا وقت صبح 8:00 بجے شروع ہوتا تھا لیکن یہ جب بھی بابُ المدینہ (کراچی) میں ہوتے تو ہمیشہ وقت سے پہلے تشریف لے آتے اور مجلس افتاء کا مکتب خود ہی کھولتے تھے (حالانکہ یہ ان کی ذمّہ داری نہ تھی) اس بات کے گواہ پہلی منزل کے خادم اور دیگر اسلامی بھائی بھی ہیں۔ مجھے اس بات کا مشاہدہ کافی مہینوں سے ہے اس لیے کہ مجھے روزانہ صبح کم وبیش 7:50 پر کہیں جانا ہوتا تھا اور تقریباً روزانہ زیارت کا شرف حاصل ہوتا اسی (یعنی

ان کی زِندگی کی آخری) جمعرات کی بات ہے کہ میں حسبِ معمول 7:50 پر جب باہر نکلا تو سوچ ہی رہا تھا کہ آج مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زِیارت نہیں ہورہی، شاید پہلے تشریف لاچکے ہوں گے یا ہوسکتا ہے تاخیر ہوگئی ہو، اسی دَوران میں نے اپنے پاس سے گزرنے والے رکشے میں مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ میں نے سوچا کہ مفتی صاحب نے شاید یہ محسوس کیا ہوگا کہ کہیں پہنچنے میں تاخیر نہ ہوجائے اس لیے رکشہ میں تشریف لائے کیونکہ آپ اکثر پیدل تشریف لاتے۔

مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کیونکہ آپ کی پابندی سے میں نے اندازہ لگالیا کہ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تقویٰ انہیں رُخصت پر عمل کی اجازت نہیں دیتا حالانکہ ہماری 'مجلس' میں جن اسلامی بھائیوں کا اجارہ 8:00 بجے کا ہوتا ہے، ان کو 9:00 بجے تک رُخصت ہوتی ہے، اگر وہ اپنا وقت آخر میں دے دیں ان کا یہ وقت تاخیر میں شمار نہیں ہوتا۔ نیز مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پابندی دیکھ کر میرا یہ ذِہن بنا کہ یہ وقت سے پہلے اس لیے تشریف لاتے ہیں تاکہ وقت سے پہلے مکتب کھل جائے اور اسلامی بھائیوں کا کچھ وقت بھی فارغ نہ گزرے۔ اس کے علاوہ دیگر تنظیمی معمولات میں بھی وقت کی پابندی مثالی تھی۔

تخصص فی الفقہ (مفتی کورس) سال اوّل کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ 'یہ بات میرے مشاہدے میں بھی رہی کہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اصول و وَقت کے بہت زیادہ پابند تھے اور دوسرے کے وقت کی بھی قدر کرتے کہ تخصص فی الفقہ کے درجے میں پورے 8:00 بجے، پڑھائی شروع فرمادیتے اگرچہ درجہ میں ایک یا دو اسلامی بھائی ہوں۔ نیز ان کا اجارہ 4:00 بجے تک تھا، مگر آپ اکثر عصر بلکہ مغرب کے بعد بھی موجود رہتے۔ حاضری رجسٹر بھی اس بات کا گواہ ہے کہ پورے مہینے میں شاید دو چار دِن اپنے اجارے کے مقرر وقت پر (یعنی 4:00 بجے) تشریف لے گئے ہوں۔

مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب بابُ المدینہ (کراچی) کے دارالافتاء قطبِ مدینہ خضریٰ مسجد ڈرگ کالونی کے دَورے پر تھے۔ تو وہاں کے مفتی صاحب مدظلہ العالی نے آپ سے استفسار کیا کہ کس بات نے آپ کو وقت کا اس قدر پابند بنادیا ہے؟ تو مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مختصراً اور جامع جواب ارشاد فرمایا، 'احساسِ ذِمہ داری نے (مجھے وقت کا پابند بنادیا)'۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

اندازِ تدریس

مفتیٔ دعوتِ اسلامی الحاج محمد فاروق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہت سہل انداز میں طلبہ کی نفسیات کے مطابق سبق پڑھاتے اور سوالات پوچھنے والوں کی مکمّل تشفّی فرماتے۔ تفسیرِ جلالین پڑھانے کا خاص تجربہ رکھتے تھے۔ تقریباً چار ماہ شریعت کورس بھی پڑھایا، جس میں دعوتِ اسلامی کے مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران، بعض اراکینِ شوریٰ، پاکستان انتظامی کابینہ کے اراکین اور کئی مجالس کے ذِمہ داران اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے اسلامی بھائی مثلاً ٹیچر، تاجر، ملازمت پیشہ، اسکول و کالج کے طلبہ وغیرہ

شرکت کرتے۔ ابتداء 'نصابِ شریعت' سے عقائد کے بارے میں درس ہوتا، پھر شرکاء اس درس کے متعلق سوالات کرتے اور مفتی صاحب انتہائی آسان وعام فہم انداز میں جوابات مرحمت فرماتے، پھر عبادات یا معاملات سے متعلق درس ہوتا، پھر اس سے متعلق سوالات و جوابات کا سلسلہ ہوتا، پھر تجوید وقرأت کے اُصولوں کے مطابق مفتی صاحب قرآن مجید پڑھایا کرتے تھے۔ (تادمِ تحریر اس درس کی پانچ کیسٹیں منظرِ عام پر آچکی ہیں جنہیں مکتبۃ المدینہ سے حاصل کیا جاسکتا ہے) اسی وجہ سے امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطارؔ قادری رضوی مدظلہ العالی آپ کو اُستاذُ الشُّوریٰ فرمایا کرتے تھے۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

شہید مسجد میں امامت

مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک عرصہ تک شہید مسجد کھارادر بابُ المدینہ (کراچی) میں امامت فرماتے رہے، آپ کے وصال کے بعد وہاں کی انتظامیہ کی جانب سے ایک مکتوب موصول ہوا جس میں یہ تحریر تھی،

مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شہید مسجد کے سابق پیش امام بھی تھے، ان سے الحمدللہ عزوجل کوئی شکایت نہیں تھی بلکہ ان کا کمیٹی پر یہ احسان ہے کہ انہوں نے کئی بار ماہوار وظیفہ نہیں لیا اور کہتے تھے کہ مصروفیت کی وجہ سے میں اکثر نماز پڑھانے سے قاصر رہتا ہوں یہ ان کے تقویٰ کی بہترین مثال ہے۔ (دعوتِ اسلامی کے مدنی کام کی ذِمّہ داریاں بڑھنے کی وجہ سے) شہید مسجد کی امامت چھوڑنے سے پہلے انہوں نے کم وبیش پانچ، چھ ماہ بغیر وظیفہ کے امامت کی۔'

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

نمازوں کا اہتمام

مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ باجماعت نمازوں کا بہت زِیادہ اہتمام فرماتے۔ کئی بار ٹرین سے اگر پنجاب جانا ہوتا تو بابُ المدینہ کراچی سے حیدرآباد تک بس میں سفر فرماتے تاکہ نماز بآسانی ادا ہو سکے۔ اگر ٹرین آنے میں تاخیر ہوتی تو باقاعدہ مسجد میں جاکر نماز باجماعت ادا کرنے کی کوشش فرماتے۔ ہمیشہ ہر نماز پہلی صف میں ادا کرنے کی مکمل کوشش فرماتے۔

ان کے ایک رفیق مفتی صاحب مدظلہ العالی کا بیان ہے کہ 'مفتی محمد فاروق العطاری المدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہت باعمل تھے، مدنی انعامات کے عامل تھے۔ اکثر باوضو رہا کرتے تھے میں نے متعدد بار انہیں وضو کے بعد نوافل (یعنی تحیۃُ الوضو) ادا کرتے دیکھا۔ عموماً اذان سے قبل وضو کر لیتے اور جیسے ہی اذان ہوتی مسجد میں چلے جاتے اور عموماً پہلی صف میں نماز پڑھتے۔ میں ان کے ساتھ تقریباً چار سال رہا مگر میں نے ان کی تکبیرِ اولیٰ فوت ہوتے نہیں دیکھی۔'

مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ وضو سے پہلے ثواب کی نیت سے عمامے کا ایک ایک پیچ کھولا کرتے اور غالباً اس حدیث کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے قبلہ رُخ ہوکر عمامہ باندھا کرتے کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ دوعالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، 'عمامے عرب کے تاج ہیں تو عمامہ باندھو تمہارا حلم بڑھے گا اور جو عمامہ باندھے اس کے لئے ہر پیچ پر ایک نیکی ہے اور جب اُتارے تو ہر پیچ کھولنے پر ایک خطا معاف ہوتی ہے۔ (کنز العمال، کتاب المعیشۃ و العادات، الحدیث: ۴۱۱۳۸، ج ۱۵، ص ۱۳۳، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

پھر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ کا مرتب کردہ مسجد میں جانے کی چالیس نیتوں کا کارڈ پڑھا کرتے (یہ کارڈ مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیا جاسکتا ہے) اور مسجد میں داخل ہونے کے بعد کوشش کرتے کہ ہر صف پر سیدھا قدم رکھیں۔ فرض نماز ادا کرنے کے بعد سنّتیں ادا کرنے سے پہلے گفتگو سے حتی الامکان گریز فرماتے۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

آپ کے علاقے گلشن اقبال باب المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ہمارے علاقے میں ایک جگہ خریدی گئی تھی اور وہاں جائے نماز قائم کی گئی تھی۔ مفتی فاروق رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ وہاں بسا اوقات نماز ادا کرنے آیا کرتے تھے (انتقال والے دِن بھی جمع کی نماز مفتی فاروق رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے وہیں ادا فرمائی تھی) اس جگہ پر قبلہ کی سمت کے بارے میں مفتی فاروق رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو کچھ شک گزرا، انہوں نے مجھے فون کیا کہ فلاں دِن مجھے فون کیجئے گا قبلہ سمت چیک کرنے کی ترکیب بنائیں گے۔ غالباً میں فون نہ کرسکا بلکہ انہوں نے مجھے دوبارہ فون کیا اور کثرتِ مصروفیات کے باوجود بعدِ عشاء خود تشریف لے آئے۔ آپ سمتِ قبلہ چیک کرنے کا آلہ بھی اپنے ساتھ لائے تھے۔ وہیں انہوں نے بیٹھ کر کاغذ پر باقاعدہ نقشہ بنایا کہ یہاں پر صفوں کا رُخ 45 ڈگری زاویہ میں ہے یا نہیں؟ غور و تفکر کے بعد ظاہر ہوا کہ وہاں کی صفوف قبلہ کی سمت سے ہٹی ہوئی تھیں لیکن الحمدللہ عزوجل 45 ڈگری کے اندر اندر تھیں لہٰذا نمازیں دُرست ہی ہو رہی تھیں۔ یہ ان کی بصیرت ہی تھی انہوں نے اندازہ کرلیا کہ قبلہ کی سمت میں کچھ نہ کچھ غلطی ہے اور پھر اپنی مصروفیات میں سے وقت نکال کر آنا یقیناً ہم اسلامی بھائیوں کے ساتھ بڑی خیر خواہی تھی۔

ایک مرتبہ مفتی محمد فاروق عطاری علیہ رحمۃ اللہ الغنی غوثیہ مسجد (عابد ٹاؤن، گلشن اقبال) میں معتکف تھے۔ اسی دوران ایک معتکف اپنے بھائی کے بارے میں بہت مشہور کرچکے تھے کہ ان کے بھائی پر 'سُواری' آتی ہے۔ ایک دِن ان کے وہی بھائی بھی آگئے اور سواری بھی تشریف لے آئی، اِتفاق سے اُس وَقت وہ سُواری والے صاحب اور ان کے بھائی، فاروق بھائی کے خیمے میں تھے۔ جب سواری آئی تو سب سہم گئے اور سواری والے صاحب سے سوالات کرنے لگے۔ فاروق بھائی بڑے پُراعتماد انداز میں اپنے کام میں مشغول رہے۔ اُس وقت تو کچھ نہ کہا مگر رات کی نشست میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی کا رسالہ 'جنّات کی حکایات' پڑھ کر سنا دیا۔ جس میں سُواریوں کے ڈھکوسلوں کا رَدِ بلیغ کیا گیا ہے۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

عاجزی

مفتیِ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی زِیارت سے فیض یاب ہونے والے اسلامی بھائی اس بات کے گواہ ہیں کہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ عاجزی وانکساری کے پیکر تھے۔ بالخصوص آپ خادمین اسلامی بھائیوں سے بڑی محبت سے پیش آیا کرتے تھے خادم کو گویا بڑا بھائی سمجھتے اور اس کی عام آدمی سے زِیادہ قدر کیا کرتے۔ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن ہونے کے باوجود کبھی بڑی راتوں وغیرہ کے اجتماعات میں بھی منچ پر تشریف نہ لاتے تھے۔

گلشن اقبال بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ اتنے سادہ طبیعت تھے کہ مجھے ایسا ہی لگتا تھا کہ میں ایک عام اسلامی بھائی کے ساتھ ہوں، چاہے علاقے میں ہوں یا مدنی قافلے میں ہوں سفر پر ہوں ہر جگہ سادگی اور عاجزی۔ آپ کی سادگی دیکھ کر کوئی یہ محسوس نہیں کر سکتا تھا کہ یہ اتنے بڑے مفتی صاحب ہیں۔ (رحمۃ اللہ تعالی علیہ)

گلشن اقبال کے ہی ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ''مفتی محمد فاروق عطاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ جمعرات کو بعدِ اجتماع سنّتیں سیکھنے سکھانے کے حلقوں میں بھی شرکت فرمایا کرتے تھے۔ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ میں نے کئی نئے اسلامی بھائیوں کو علاقے میں آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا تعارف عالم و مفتی کے لحاظ سے کرایا تو آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ عاجزی کرتے ہوئے فرماتے کہ میں مفتی نہیں ہوں۔ ایک مرتبہ بڑے پیار سے سمجھایا کہ آپ جب میرا تعارف اس طرح سے کرادیتے ہیں تو ترکیب آؤٹ ہو جاتی ہے اور پھر میں اتنا فری ہو کر مدنی قافلے و دیگر مدنی کاموں کی دعوت نہیں دے پاتا۔ سبحان اللہ عزوجل! مفتی کہلانے سے بچنے کا کتنا پیارا انداز ہے۔

جب بین الاقوامی اجتماع میں پہلی بار بطورِ رُکنِ شوریٰ مفتی فاروق صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نام کا اعلان ہوا تو اس وقت آپ علاقائی نگران تھے۔ جب سب نے مبارک باد دینا شروع کی تو فرمایا کہ ''مفتی فاروق کا اِعلان ہوا ہے وہ کوئی اور ہوں گے (کیوں کہ میں تو مُفتی نہیں ہوں)۔''

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

مفتیٔ دعوتِ اسلامی علیہ الرحمۃ بطورِ علاقائی نگران

مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بطورِ علاقائی نگران اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں کا خیال رکھتے۔ دارالافتاء اہلِ سنّت میں آپ ایک سال ناظمِ مکتب رہے، آپ کی نظامت مثالی تھی، ناظم ہونے کی حیثیت سے براہِ راست تنقید نہ کرتے بلکہ اجتماعی طور پر سمجھاتے۔ کبھی کسی کی شکایت نہ کرتے بلکہ پردہ پوشی فرماتے۔ بارُعب ہونے کے باوجود اپنائیت بہت تھی۔ اجارے پر کام کرنے والے اسلامی بھائیوں کی خیر خواہی کرتے ہوئے ان کی تنخواہ کی ادائیگی کی جلد سے جلد ترکیب بنانے کی کوشش کرتے۔

ان کی رفاقت میں سنّتوں کی خدمت کرنے والے ایک مفتی صاحب مدظلہ العالی کا کہنا ہے کہ ''اگرچہ آپ مجھ سے تکلف نہیں کرتے تھے لیکن قدرتی طور پر بارعب تھے، مجھے ان سے بہت محبت تھی لیکن ان کے رعب کی وجہ سے میں کبھی اتنا بھی نہ کہہ سکا کہ مجھے آپ سے محبت ہے۔'

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

مفتیٔ دعوتِ اسلامی علیہ الرحمۃ کی رحلت

۱۸ محرم الحرام ۱۴۲۷ھ بمطابق 17 فروری 2006ء جمعہ کو بعد نمازِ مغرب تقریباً 8:00 بجے بابُ المدینہ کراچی میں یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی کہ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن مفتیٔ دعوتِ اسلامی اَلحافِظ اَلقاری اَلحاج حضرتِ علامہ مولانا محمد فاروق العطاری المدنی اِنتقال فرما گئے ہیں۔

(اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ)

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

وفات کی کیفیات

یہ خبر ملنے کی دیر تھی کہ اسلامی بھائی آپ کے گھر (واقع گلشنِ اقبال بابُ المدینہ کراچی) کے باہَر جمع ہوگئے۔ ہر اسلامی بھائی تصویرِ غم بنا اپنی آنکھوں میں اَشکوں کے موتی لئے نظر آ رہا تھا۔ کثیر اسلامی بھائیوں نے قطار میں لگ کر آپ کے چہرۂ مبارک کی زِیارت کی۔ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے ایک رُکن نے آپ کے اِنتقال کی تفصیلات کچھ اس طرح سے بتائیں کہ 'نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے بعد مفتیٔ دعوتِ اسلامی الحاج محمد فاروق العطاری المدنی (علیہ رحمۃ اللہ الغنی) نے کھانا تناوُل فرمایا۔ اس کے بعد کچھ دیر گھر والوں سے مَحوِ گفتگو رہے پھر دِینی کُتب کے مُطالعہ میں مصروف ہوگئے۔ ساڑھے تین بجے کے لگ بھگ وہ آرام کرنے کے لئے اپنے گھر کی نچلی منزل میں آ گئے اور گھر والوں کو تاکید کر دی کہ انہیں نمازِ عصر کے لئے جگا دیا جائے۔ نماز کا وقت ہونے پر ان کی والدۂ محترمہ نے انہیں پُکارا، مگر ان کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا تو وہ خود نیچے تشریف لائیں اور دیکھا کہ مفتیٔ دعوتِ اسلامی علیہ الرحمۃ بے حس و

حرکت میں پڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے فوراً ان کے بڑے بھائی کو فون کیا۔ وہ فوراً گھر پہنچے اور مفتی دعوتِ اسلامی علیہ الرحمۃ کو لے کر ہسپتال کی طرف روانہ ہوگئے۔ وہاں پہنچنے پر ڈاکٹروں نے آپ علیہ الرحمۃ کا طبّی معائنہ کیا اور بتایا کہ یہ تو حرکتِ قلب بند ہونے کی وجہ سے تقریباً دو گھنٹے پہلے ہی داعیِ اجل کو لَبَّیک کہہ چکے ہیں۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

ایصالِ ثواب کا آغاز

آپ کے گھر کے باہر جمع ہونے والے اسلامی بھائی تِلاوتِ قرآن اور ذِکر و دُرود میں مشغول تھے اور یوں آپ کو ایصالِ ثواب کا سلسلہ دَفن ہونے سے پہلے ہی شروع ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِکَ

تختۂ غُسل پر مُسکراہٹ

رات تقریباً 10:00 بجے مفتی دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو غُسل دیا گیا۔ آپ کو غسل دینے والے اسلامی بھائیوں کا بیان ہے کہ ہم نے جاگتی آنکھوں سے دیکھا کہ مفتی دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دَورانِ غُسل مسکرا رہے تھے۔ اس کی گواہی وہاں پر موجود دیگر اسلامی بھائیوں نے بھی دی ہے۔ گویا کہ آپ سیّدنا شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس شعر کے مصداق تھے:

یاد داری کہ وقتِ زادن تو — ہمہ خَنداں بدند تو گِریاں

آنچناں زی کہ وقت مُردن تو — ہَمہ گِریاں شَوند تو خَنداں

'یعنی یاد رکھ! جب دُنیا میں آیا تھا تو تُو رو رہا تھا اور لوگ مسکرا رہے تھے،
اس طرح کی زِندگی بسر کر کہ تیری موت کے وقت لوگ رو رہے ہوں اور تُو مسکرا رہا ہو۔'

(شجرۂ عطاریہ، ص ۳۰ مکتبۃ المدینہ)

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

نعت خوانی کے دَوران ہونٹوں کی جُنبش

غُسل دیئے جانے کے بعد اسلامی بھائیوں نے مفتی دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گرد جمع ہو کر نعت خوانی شروع کردی۔ تَخَصُّص فِی الْفِقْہ (مفتی کورس) کے سالِ دُوُم کے ایک طالبُ العِلْم کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ نعت خوانی کے دَوران استاذِ محترم مفتی دعوتِ اسلامی الحاج مولانا محمد فاروق العطاری المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے لب ہائے مبارکہ بھی جُنبش کر رہے تھے۔ رات تقریباً 1:00 بجے آپ کے جَسَدِ مبارک دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی لایا گیا۔ جہاں اسلامی بھائیوں نے آپ کے اِردگرد جمع ہو کر نعت خوانی کی، تلاوتِ قرآن اور ذِکر و دُرود کا بھی سِلسِلَہ رہا۔

ہونٹ ملنے لگے

جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ بابُ المدینہ کے ایک طالب علم کا بیان ہے کہ اَلحمدللہ عزوجل! جب رات کے وقت مفتی دعوتِ اسلامی حاجی محمد فاروق العطاری المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کا جسدِ مبارک اسلامی بھائیوں کو زِیارت کروانے کے لئے ان کے گھر سے فیضانِ مدینہ لایا گیا تو اس دوران نعت خوانی جاری تھی اور زائرین زیارت سے مُستفیض ہورہے تھے، جب نعت خواں اسلامی بھائی نے 'کعبے کے بدرُ الدّجیٰ تم پہ کروڑوں دُرودْ' پڑھنا شروع کیا تو اس دَوران میں مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بہت قریب تھا اور بغیر کسی رُکاوٹ کے مسلسل ان کے چہرۂ مبارک کی زیارت کئے جارہا تھا۔ اچانک ایک شعر پر بھی مجھے مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کے ہونٹوں کی جُنبش محسوس ہوئی لیکن میں نے اسے محض اپنا گمان سمجھا کہ ہوسکتا ہے یہ میری نظر کی خطا ہو لیکن بعد میں اسی طرح ہونٹوں کے ہلنے کے بارے میں ایک اور اسلامی بھائی نے بھی بتایا، اس کے علاوہ بھی کم از کم دو اسلامی بھائیوں نے اس کی تصدیق کی۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔

بانیٔ دعوتِ اسلامی (مدظلہ العالی) کی آمد

مفتیِ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وِصال کے وقت شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ اسلامی کتابوں کے تحریری کام کے سلسلے میں ملک سے باہر تھے کیونکہ پاکستان میں موجود ہونے کی صورت میں خَلْقت کا آپ کی طرف اس قدر رُجوع ہوتا ہے کہ آپ یکسوئی سے تحریری کام نہیں کرپاتے۔ رات آٹھ بجے کے بعد امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی کو مفتیِ دعوتِ اسلامی علیہ الرحمۃ کے انتقال کی اِطلاع دی گئی۔ دراصل بابُ المدینہ سے جانے والا فون آپ کے ساتھ مُقیم اسلامی بھائی نے وُصول (Receive) کیا اور اُس نے امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی کو فوراً نہ بتایا بلکہ جب اطمینان سے رات کے کھانے اور چائے سے فارغ ہوچکے تب اسلامی بھائی کے لب وا ہوئے اور اُن کی آنکھوں سے رُکے ہوئے اَشک بہہ نکلے، انہوں نے رو رو کر مفتیِ دعوتِ اسلامی کی رِحلت کی خبرِ وحشت اثر امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی کو سنائی۔ اپنے مَدَنی بیٹے کی دُنیا سے رُخصتی کی دَرد انگیز خبر ملنے پر بانیٔ دعوتِ اسلامی مدظلہ العالی بھی صدمے سے نڈھال نظر آنے لگے اور رِقّتِ قلبی کی وجہ سے آپ کی چشمانِ مبارکہ میں آنسوؤں کے ستارے جِھلمِلانے لگے۔

آپ مدظلہ العالی بذریعہ ہوائی جہاز رات تقریباً 3:15 بجے بابُ المدینہ کراچی پہنچ گئے اور ایئرپورٹ سے تقریباً 3:45 بجے پر سیدھے فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی تشریف لے آئے اور اپنے مدنی بیٹے مفتیِ دعوتِ اسلامی حاجی فاروق عطاری علیہ رحمۃ الباری کو اپنی قُربت کا شَرف بخشا اور ان کے لئے دُعا بھی کی۔

مفتیٔ دعوتِ اسلامی علیہ الرحمۃ کی نمازِ جنازہ

مفتیٔ دعوتِ اسلامی حافظ محمد فاروق العطاری المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی نمازِ جنازہ صبح تقریباً 10:30 بجے دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں ادا کی گئی۔ آپ علیہ الرحمۃ کی سعادتیں اس وقت اپنے عروج پر تھیں جب آپ کے مُرشِدِ کریم، زمانے کے ولی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد ایسی رِقّت انگیز دعا کی کہ حاضرین اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے، اُس رِقّت انگیز دعا کے الفاظ کچھ یوں تھے:

نمازِ جنازہ کے بعد کی رِقّت انگیز دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

یَا رَبَّ الْمُصْطَفٰی جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ہم سب کے گناہوں کو معاف فرما، یا اللہ عزوجل! ہم سب کی مَغفِرت فرما، پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ساری اُمّت کی مغفِرت فرما، اے اللہ عزوجل! مرحوم مفتی محمد فاروق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مغفرت فرما، یا اللہ عزوجل! عنقریب قبر کی تنہائیوں میں انہیں تنہا چھوڑ دیا جائے گا، اے اللہ عزوجل! ہمارے حاجی فاروق کی قبر پر رحمت و رِضوان کے پھول برسا، یا اللہ عزوجل! قبر کی وَحشت اور تنگی کو دُور فرما، ان کو قبر میں امن نصیب فرما، یا اللہ عزوجل! قبر مُجرِموں کو اس طرح دباتی ہے کہ پسلیاں ٹوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں، لیکن تیرے نیک بندوں کو اس طرح دباتی ہے جیسے ماں اپنے بچھڑے ہوئے لعل کو سینے سے چمٹا لیتی ہے، اے اللہ عزوجل! ہم تجھ سے رحم کی درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے فاروق بھائی کو قبر اسی طرح دبائے جس طرح ماں اپنے بچھڑے ہوئے لعل کو شفقت سے مامتا بھری گود میں چھپا لیتی ہے، اپنے سینے سے چمٹا لیتی ہے، اے مولا عزوجل! مرحوم کی قبر کو تاحدِ نظر وسیع فرما، اے اللہ عزوجل! میرے فاروق پہ کوئی تکلیف نہ آئے، اے اللہ عزوجل! میرے فاروق کے سارے گناہ معاف کر دے، اے اللہ عزوجل! میرے فاروق کو قبر میں وحشت نہ ہو، گھبراہٹ نہ ہو، تنگی نہ ہو، اے اللہ عزوجل! میرے فاروق کو اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جلووں میں گم کر دینا، یا اللہ عزوجل! پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رُخِ روشن کا واسطہ میرے فاروق کی قبر کو روشن کر دے، اے اللہ عزوجل! میرے فاروق کو بخش دے، تجھے تیرے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا واسطہ، مُرسَلِین کا واسطہ، صحابہ کا واسطہ، تابِعین کا واسطہ، سیّدُ الشہداء امام حسین کا واسطہ، سیّدنا عباس علمدار کا واسطہ، علی اکبر و علی اصغر کا واسطہ، کربلا کے ہر شہید و اَسیر (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) کا واسطہ میرے فاروق کی قبر کو جنّت کا باغ بنا دے، اے اللہ عزوجل! یہ عالِم تھے، انہوں نے تیرے دِین کی جو خدمت کی،

اُسے قبول کرلے، اے مولاعزّ وجل! یہ بے چارے بھری جوانی میں ہم سے رُخصت ہوگئے، اے رحمت والے مولاعزّ وجل! تیری رحمت کے حوالے، اے رحمت والے مولاعزّ وجل! تیری رحمت کے حوالے، اے رحمت والے مولاعزّ وجل! تیری رحمت کے حوالے، مولاعزّ وجل! میرے غوثِ پاک (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا واسطہ میرے فاروق پر کرم کردے، میرے اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان (علیہ رحمۃ الرحمٰن) کا واسطہ، میرے پیرو مرشد سیّدی قُطبِ مدینہ (ضیاء الدین مدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی) کا واسطہ میرے فاروق پر کرم کردے ،انہیں رحمتوں کے سائے تلے جگہ دے دے، ان کی قبر پر رحمتوں کا سائبان کھڑا ہوجائے، اے اللہ عزّ وجل! ان کے فُیوض وبرَکات قیامت تک جاری رہیں، اے اللہ عزّ وجل! سب کو ایمان کی سلامتی نصیب کردے، ہم سب کو مدینہ منوّرہ میں زیرِ گنبدِ خضراء محبوب کے جلووں میں شہادت نصیب کر، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پڑوس عطا کردے، اِلٰہَ العالمین! میرے فاروق کو بھی محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جنّت میں پڑوس دے دے، یا اللہ عزّ وجل! ان کے گھر والوں کو ان کے دوستوں کو اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کو صبرِ جمیل عطا کردے اور اس صبر پر اجر عطا فرما، اِلٰہَ العالمین! ان کے گھر والوں کو شکوہ وشکایت سے بچانا، صبر، صبر اور صبر عطا فرمانا، اے اللہ عزّ وجل! ان کی زبان سے تجھے ناراض کرنے والا کوئی بھی کلمہ نہ نکلے، اے اللہ عزّ وجل! ہمارا اس بات پر ایمان ہے کہ ہم سب کو مرنا ہے مگر ہم بندے ہیں اس لئے روتے ہیں، اے اللہ عزّ وجل! ہمیں گریۂ رحمت نصیب کردے، اے اللہ عزّ وجل! اُس گریۂ رحمت کا واسطہ جو تیرے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے شہزادے سیّدنا ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر کیا تھا، ان پاکیزہ مقدّس آنسوؤں کا واسطہ ہمیں حقیقی معنوں میں صبر اور ایسا صبر عطا فرما جو تجھے پسند ہو، مولاعزّ وجل! پوری اُمّت کی بخشش کردے، مولاعزّ وجل! ایمان کی سلامتی عطا فرمادے، ایمان کی قدر نصیب کردے، عملِ صالح نصیب کردے،

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَ شَاھِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا

اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ

اٰمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جنازہ بسوئے صحرائے مدینہ

نمازِ جنازہ کی ادائیگی کے بعد آپ کے مرشدِ کامل، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضوی دامت برکاتہم العالیہ نے آپ کے جنازہ کو کندھا دیا۔ جنازے کو کندھا دینے کے خواہش مند اسلامی بھائیوں کی کثیر تعداد کے پیشِ نظر جنازہ کی چارپائی کے ساتھ لمبے لمبے بانس باندھے گئے تھے۔ ہزاروں اسلامی بھائی، مفتیِ دعوتِ اسلامی علیہ رحمۃ اللہ الھادی کو لے کر تدفین کے لئے جلوس کی شکل میں بابُ الاسلام (سندھ) کے مدَنی مرکز صحرائے مدینہ

کی طرف روانہ ہوئے۔آپ علیہ الرحمۃ کے علاقے گلشنِ اقبال (جو کہ فیضانِ مدینہ سے چند کلومیٹر دُور ہے، وہاں) تک جنازہ کندھوں پر لے جایا گیا پھر ایک ٹرک پر آپ کا جنازہ رکھا گیا، اسی ٹرک پر امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی، آپ کے بڑے شہزادے حضرتِ مولانا حاجی ابواُسید احمد عُبید رضا العطّاری المَدَنی سلمہ الغنی اور متعدد اَرا کینِ شوریٰ بھی سُوار تھے اور یوں آپ علیہ الرحمۃ اپنے مرشدِ کامل دامت برکاتہم العالیہ کی مَعِیَّت میں سُوئے صَحرائے مدینہ (نزد ٹول پلازہ، سپرہائی وے باب المدینہ کراچی) روانہ ہوگئے۔ راستے بھر ذِکرو دُرود اور نعت خوانی کا سلسلہ جاری رہا۔

تدفین کی کیفیات

مفتیِ دعوتِ اسلامی الحاج محمد فاروق العطاری المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کو صحرائے مدینہ میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مرحوم نگران بلبلِ روضۂ رسول حاجی محمد مشتاق احمد عطاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کے بائیں پہلو میں دَفن کیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو آپ کے مرشدِ کامل، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضوی دامت برکاتہم العالیہ کی موجودگی میں تقریباً 2:00 بجے دوپہر دعوتِ اسلامی کی مختلف مجالس کے اسلامی بھائیوں نے سنّت کے مطابق تیار کی جانے والی قبر میں اُتارا۔ مدینے شریف کے بہت سے تبرُّکات آپ کے سینے پر رکھے گئے اور امیر اہلسنّت مدظلہ العالی کی چادرِ مبارَک بھی آپ کے کفن کے اوپر بطورِ تبرک ڈال دی گئی۔ اِس دَوران پُر سوز نعت خوانی کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ قبر پر رکھی جانے والی سِلوں کی اندرونی جانب مٹّی کا لیپ بھی کیا گیا تھا، جب آخری سل رکھی جارہی تھی تو امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی نے مُضطَرِب ہوکر ارشاد فرمایا: 'ٹھہر جاؤ، مجھے اپنے مدنی بیٹے کا آخری دیدار کرلینے دو' دفن کرنے کے بعد قبر پر جو مٹّی ڈالی گئی اس پر ختم شریف پڑھا گیا تھا۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے وہاں پر موجود اسلامی بھائیوں کو قبر پر مٹّی ڈالنے کا طریقہ بتاتے ہوئے کچھ اس طرح سے ارشاد فرمایا کہ مُستَحَب یہ ہے کہ سر ہانے کی طرف دونوں ہاتھوں سے اسی قبر کی تین بار مٹّی ڈالیں۔ پہلی بار کہیں مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ (اسی سے ہم نے تم کو پیدا کیا) دوسری بار کہیں: وَفِيۡهَا نُعِيۡدُكُمۡ (اور اسی میں تم کو لوٹائیں گے) اور تیسری بار کہیں: وَمِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً اُخۡرٰى (اور اسی سے تم کو دوبارہ نکالیں گے) باقی مٹّی ہاتھ یا کھرپی یا پھاوڑے وغیرہ جس چیز سے ممکن ہو قبر پر ڈالیں اور جتنی مٹّی قبر سے نکلی اُس سے زِیادہ ڈالنا مکروہ ہے۔ (الجواھرۃ النیرہ، ص ۱۴۱، بابُ المدینہ کراچی)

پھر امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی نے مفتیِ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو منکر نکیر کے جوابات کی تلقین کئے۔

قبر پر اذان

اس کے بعد بانیٔ دعوتِ اسلامی مدظلہ العالی نے مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر پر خود اذان دی اور قبر کے سرہانے کی جانب کھڑے ہوکر سورۂ بقرہ الٓمّٓ سے مُفْلِحُوْنَ تک تلاوت کی۔ اس کے بعد شہزادۂ عطار مولانا ابواُسید احمد عبید رضا العطاری المدنی سلمہ الغنی نے سورۂ بقرہ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختم سورت تک تلاوت کی۔

دعوتِ اسلامی ہر گز مت چھوڑیئے !

تدفین کے بعد امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی مدظلہ العالی نے وہاں پر موجود اسلامی بھائیوں کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وفادار رہنے کی کچھ اس طرح سے تاکید کی: "آپ کی کسی ذِمّہ دارِ دعوتِ اسلامی سے خواہ کیسی ہی ناراضگی ہو جائے، دعوتِ اسلامی سے ناراض نہ ہوا کریں، چاہے مجھ سے ناراضگی ہو جائے، نگرانِ شوریٰ سے ہو جائے، بے شک مرکزی مجلسِ شوریٰ سے ناراضگی ہو جائے لیکن دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہئے اور عملی طور پر دعوتِ اسلامی کا مدنی کام بھی کرتے رہئے اِن شاءَ اللہ تعالیٰ! قبر میں بھی آرام نصیب ہوگا، حشر میں بھی کامیابی نصیب ہوگی اِن شاءَ اللہ تعالیٰ۔ الحمدللہ عزوجل! دعوتِ اسلامی ہمارے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی کرنے والوں کی تحریک ہے۔ الحمدللہ عزوجل! مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے اور دعوتِ اسلامی والوں سے بھی پیار ہے۔ (دعوتِ اسلامی والے سے میری مراد یہ نہیں کہ) جو زبان سے تو یہ دعویٰ کرے کہ میں دعوتِ اسلامی والا ہوں لیکن جب موقع ملے تو دعوتِ اسلامی کو نقصان پہنچائے، اس کی کاٹ کرے بلکہ جو واقعی دِل و جان سے دعوتِ اسلامی والا ہے مجھے (تو) اس سے پیار ہے، میں دعوتِ اسلامی کا ہوں اور مجھے دعوتِ اسلامی والوں سے پیار ہے، جو میرے ہیں (وہ سن لیں کہ) میری دعوتِ اسلامی کو کبھی بھی نہ چھوڑنا۔ یہ میری وصیّت ہے، کچھ بھی ہو جائے، آپ کو کسی ذِمّہ دار سے کیسا ہی اِختلاف ہو جائے، دعوتِ اسلامی کو مت چھوڑنا، ان شاءَ اللہ عزوجل! ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوں گی، ہم خطا کار انسان ہیں بھول کر جاتے ہیں، میں بھی بھولوں سے مُبرّا نہیں، بیچارے مرکزی مجلس شوریٰ والے بھی خطائیں کرتے ہونگے، مُبلِّغین بھی غلطیاں کرتے ہونگے، ہمیں چاہئے کہ پیار محبت سے ایک دوسرے کی اِصلاح کرتے رہیں بس کبھی بھی دعوتِ اسلامی کو مت چھوڑنا، اِس تحریک کو چلاتے رہنا اور یہ ذِہن بنائے رہیں کہ

مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے، اِن شاءَ اللہ عزوجل

تجدید عہد وفا

(اس کے بعد وہاں پر موجود اسلامی بھائیوں کی خواہش پر امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی نے اس طرح عہدِ وفا لیا) 'اِرادہ کرتا ہوں کہ میں دعوتِ اسلامی کے ساتھ آخری دم تک وابستہ رہوں گا، چاہے کسی بڑے سے بڑے ذِمّہ دار سے کتنا ہی بڑا اختلاف کیوں نہ ہوجائے میں دعوتِ اسلامی کو نہیں چھوڑوں گا اور اگر ہوسکا تو اس کی اِصلاح کروں گا، ورنہ جب تک شرِیعت واجِب نہ کرے اس وقت تک اس اختلاف کا کسی سے تذکرہ نہیں کروں گا، اپنی دعوتِ اسلامی کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ (پھر امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی نے بارگاہِ الٰہی عزوجل میں عرض کی) اے اللہ عزوجل! میری دعوتِ اسلامی کا باغ آباد رہے، کبھی بھی خزاں کے تیز وتند جھونکے اس کو پامال نہ کرسکیں۔ اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں ــــــ اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

بعد تدفین پُر سوز دُعاء

تدفین کے بعد شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ نے کچھ اس طرح سے دعا کی:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

یَا رَبَّنَا یَا رَبَّنَا یَا رَبَّنَا یَا رَبَّنَا یَا رَبَّنَا یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا ھُوَ اَھْلُہٗ

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

یَا رَبَّ الْمُصْطَفٰی جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ہم سب کے گناہوں کو معاف فرما، یااللہ عزوجل! ہماری مغفرت کردے، پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمّت کی مغفرت کردے، یااللہ عزوجل! ہم نے اپنے حاجی فاروق کو تیری رحمت کے سپُرد کیا، اے اللہ عزوجل! یہ تیری رحمت کے حوالے ہیں، اے اللہ عزوجل! تُو ہی کرم کرے گا، مولا! بس تیری رحمت کام آئے گی، اے اللہ عزوجل! تو ہی بگڑی بنائے گا، تو ہی اس کی قبر کو روشن کرے گا ہم بتّی (لائٹ) لگا نہیں سکتے، اگر لگائیں بھی تو روشنی نہیں ہوسکتی، اے اللہ عزوجل! اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نُور سے ہمارے حاجی فاروق کی قبر کو جگمگا دے، تجھے نور والے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا واسطہ، بیچارے کی قبر نُور سے بھر دے، اے ربِّ نیاز! تیری خفیہ تدبیر کس کے بارے میں کیا ہے کوئی نہیں جانتا، اے اللہ عزوجل! میرا کیا ہوگا! اے اللہ عزوجل! تو بیچارے کی قبر کو رحمت و رِضوان کے پھولوں سے ڈھک دے،

اے مالک رحم کردے، کرم کردے، یاارحم الراحمین! میرا فاروق میرا مدنی بیٹا تیری رحمت کے سپرد ہے، یااللہ عزّ وجل! میں اس سے آخری سانس تک راضی تھا، (تو بھی اس سے راضی ہوجا) یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں اس سے راضی تھا، آپ بھی راضی ہوجائیں، یاغوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ! میں اس سے راضی ہوں میرے فاروق سے آپ بھی راضی ہوجائیں اس پر بھی اور میرے مشتاق پر بھی کرم ہوجائے، یااللہ عزّ وجل! میں مشتاق سے بھی راضی ہوں (تُو بھی اس سے راضی ہوجا)، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں مشتاق سے بھی راضی ہوں، (آپ بھی اس سے راضی ہوجائیں) یاغوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ! میں مشتاق سے بھی راضی ہوں، (آپ بھی اس سے راضی ہوجائیں) میں ہر دعوتِ اسلامی والے سے، دعوتِ اسلامی کا کام استقامت سے کرنے والے سے راضی ہوں، اے اللہ عزّ وجل! دعوتِ اسلامی کے مبلغین کے صدقے مجھ سے راضی ہوجا، اے اللہ عزّ وجل! میرے جامعات المدینہ کے طلبہ کے صدقے مجھ سے راضی ہوجا، اے اللہ عزّ وجل! علمائے اہلسنّت کے صدقے میں مجھ سے راضی ہوجا،

گر کرم کردے تو میں شاد رہوں گا یاربّ ... عفو کر اور سدا کے لئے راضی ہوجا
گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی ... ہائے میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یاربّ

یااللہ عزّ وجل! میرے مشتاق اور فاروق سے ہمیشہ کیلئے راضی ہوجا، اے اللہ عزّ وجل! ان دونوں کی قبروں کو نور سے بھر دے، اے اللہ عزّ وجل! نورِ حبیب کے جلووں سے ان دونوں کی قبریں آباد کردے، ان دونوں کے صدقے میں مجھ غریب سے بھی راضی ہوجا، ہمیں توبہ پر استقامت نصیب کردے، ہمیں گناہوں سے بچالے مولا، ہم سب کو مدنی انعامات کا عامل بنادے، ہم سب کو مخلص عاشقِ رسول بنادے، ایک غریبُ الوطن بیچارہ کوئی مسافر بھی یہاں (صحرائے مدینہ میں بہت پہلے سے) مدفون ہے، اے اللہ عزّ وجل! اس پر کرم کردے، اس کی بخشش کردے، یااللہ عزّ وجل! اس کے بھی درجے بلند کردے، اِلٰہ العالمین! ہم سب کو مدینے میں زیرِ گنبدِ خضراء جلوۂ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں شہادت نصیب فرمادے، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں ہمیں، حاجی فاروق، حاجی مشتاق اور ہر دعوتِ اسلامی والے اور ہر دعوتِ اسلامی والی کو مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پڑوس نصیب فرمادے، یااللہ عزّ وجل! ہمیں تو مانگنا بھی نہیں آتا، جو ہم نے مانگا وہ بھی عطا کردے اور جو نہیں مانگا وہ بھی عطا کردے، اِلٰہ العالمین! ہم حساب کے قابل نہیں ہیں، تُو ہمیں بے حساب بخش دے، یااللہ عزّ وجل! پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، انبیاء و مرسلین (علیہم السلام) کا صدقہ صحابہ وتابعین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کا واسطہ، تمام اولیاء کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کا واسطہ خصوصاً میرے مرشد غوث اعظم (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کا واسطہ، میرے آقا اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کا واسطہ، میرے پیر و مرشد قطبِ مدینہ ضیاء الدین مدنی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کا واسطہ اِن (یعنی حاجی فاروق) کی مغفرت کردے، انہیں بے حساب بخش دے، ان کی قبر کو نور سے بھر دے، ان کی قبر کو حدِّ نظر تک وسیع کردے، ان کی قبر کو جنّت کا باغ بنادے، یہ دعائیں حاجی مشتاق کے حق میں بھی قبول فرما، ہم سب کے

حق میں بھی قبول فرما، اے اللہ عزوجل! اُمّتِ محبوب کی مغفرت فرمادے، یااللہ عزوجل! مرحوم کے لواحقین کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل عطا فرما، اِلٰہ العالمین! حاجی فاروق کے والِد صاحب، ان کے بھائیوں، بھتیجوں، بھانجوں سب کو یہ توفیق دے کہ یہ سب کے سب پابندی کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوں، سر پر مستقل عمامہ شریف کا سنّتوں بھرا تاج سجالیں اور حاجی فاروق کے ایصالِ ثواب کے لئے ہر مہینے تین دِن کے مدنی قافلے میں سفر کرنے والے بن جائیں، ان کے گھر کی خواتین کو اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع میں پابندی سے شریک ہونے کی توفیق عطا فرما۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً

صلی اللّٰہ علی النبی الامی و الہٖ صلی اللّٰہ علیہ وسلم صلاۃ و سلاما علیک یا رسول اللّٰہ

آمین بِجاہِ النبی الامین صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و الہٖ وسلم

لا الہ اِلّا اللّٰہ محمّد رسول اللّٰہ

مزار پر 12 گھنٹے رُکنے والے

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضوی دامت برکاتہم العالیہ کے ترغیب دِلانے پر 265 اسلامی بھائی تقریباً 12 گھنٹے تک مفتیٔ دعوتِ اسلامی علیہ الرحمۃ کے مزار پر رُکے رہے۔ ان رکنے والوں میں جامعات المدینہ کے تقریباً 20 مدنی علماء، 88 طلباء، مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے 157 اسلامی بھائی شامل تھے۔ اس دَوران نعت خوانی، اِصلاحی بیان اور ذِکر و دُرود کے ساتھ ساتھ باجماعت نمازوں کی ادائیگی کا سلسلہ رہا۔ وہیں سے ایک مدنی قافلہ ہاتھوں ہاتھ تیار ہوگیا جو صحرائے مدینہ میں 7 دِن بعد باب الاسلام سندھ سطح پر ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع تک وہیں مقیم رہا۔

مفتیٔ دعوتِ اسلامی علیہ الرحمۃ کا تیجا

مفتیٔ دعوتِ اسلامی الحاج الحافظ القاری محمد فاروق العطاری المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے ایصالِ ثواب کے لئے ان کے تیجے کے موقع پر اجتماع ایصالِ ثواب شب پیر ۲۱ محرم الحرام ۱۴۲۷ھ بمطابق 19 فروری 2006ء فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں مُنعَقِد کیا گیا۔ جس میں شریک ہونے والے اسلامی بھائیوں نے پہلے تلاوتِ قرآن اور ذِکر و دُرود کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضوی دامت برکاتہم العالیہ کا سنّتوں بھرا بیان ہوا۔ جس میں آپ نے مَصائب پر صبر کرنے کے فضائل بیان کئے، پھر مفتی فاروق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زِندگی کے کچھ واقعات اور مدنی بہاریں بھی ذکر کیں اور ان سے اپنی محبت کا کچھ اس طرح سے اِظہار فرمایا:

'آج میرے فاروق کی طرف دُھوم ہے میرے مدنی بیٹے کی قسمت......................

(پھر آپ مدظلہ العالی نے وہ مقامات گنوائے جہاں جہاں ٹیلی فون اور اِنٹرنیٹ کے ذَرِیعے تیجے کا بیان سنا جا رہا تھا۔ جب دَورانِ بیان نگرانِ شوریٰ نے امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی کو لکھ کر دیا کہ میں ہاتھوں ہاتھ شرعی راہنمائی کے حصول کے لئے مفتی فاروق علیہ الرحمۃ کی طرف رُجوع کیا کرتا تھا تو آپ مدظلہ العالی نے عاجزی کرتے ہوئے فرمایا) سچی بات یہ ہے کہ (نگرانِ شوریٰ کی طرح) میں بھی (شرعی مسائل وغیرہ کے سلسلے میں کبھی کبھار) فاروق بھائی کی طرف رجوع کرتا تھا اور بارہا ان سے مشورے بھی کیا کرتا تھا، خداعزوجل کی قسم! اسی وجہ سے مجھے زِیادہ صدمہ ہے ورنہ موت تو برحق ہے، آنی ہی ہے۔ (اس کے بعد فرمایا) اِن کو حفاظتِ ایمان کی ایسی فکر ہوتی تھی کہ آپ کو کیا بتاؤں؟ میں نے خود ان کے معاملات کو قریب سے دیکھا ہے۔

کسی بات سے رجوع کرنے میں کبھی میں نے ان کی پیشانی پر بل نہیں دیکھا۔ کئی بار ایسا ہوا کہ بعض مسائل میں انہوں نے مجھ سے گفتگو فرمائی، پھر یا تو مجھے قائل کر دیا یا خود قائل ہو گئے۔ مگر میں نے کبھی ان کو ناراض ہوتے نہیں دیکھا کہ میں نے اتنی کتابیں پڑھ رکھی ہیں، بلکہ بارہا عاجزی فرمائی اور مجھ سے یہی کہتے رہتے کہ آپ رہنمائی فرمائیں۔ کئی بار ایسا ہوا کہ میں نے کسی مسئلہ میں ان کی رائے پوچھی تو کہنے لگے جیسے آپ فرمائیں۔ کئی بار فتاویٰ میں ضرورت پڑتی تھی تو مجھ سے مشورہ کرتے تھے یہ سوال آیا ہے، اس کا کیا جواب ہونا چاہئے اور میں نے یہ لکھا ہے، اگر میں کہتا تھا، 'یہ جواب یوں نہیں بلکہ یوں ہونا چاہئے تو یہ مان جاتے اور فتویٰ روک دیتے یا پھر مجھے قائل کرنے کی کوشش کرتے۔ الحمدللہ عزوجل میں نے ان کی عاجزی کے بہت سے معاملات دیکھے ہیں، اللہ عزوجل ان پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔

انہوں نے مجھ سے کئی بار کہا کہ مجھے تمام تنظیمی ذِمّہ داریوں سے چھڑا کر اپنے پاس رکھ لیں اور مجھ سے کام لیتے رہیں، آپ جو کہیں گے میں کرتا رہوں گا۔ لیکن میں انہیں جواب دیتا کہ میں آپ کو کیسے رکھ لوں، آپ کام کے آدمی ہیں اور کام کے آدمی کو گھر پر نہیں بٹھایا جاتا۔ یہ بھی اصرار کرتے رہے کہ چلئے کم از کم میرے گھر پر آ کر رہیں۔ انہوں نے مجھے اپنا گھر دکھایا، کمرہ دکھایا اور کہنے لگے کہ جیسا کمرہ آپ کہیں گے، ہم بنا دیں گے، نیچے ہمارا مکان کرایہ پر ہے اور فُلاں تاریخ کو خالی ہونے والا ہے۔ ہم مستقل طور پر خالی کرا لیں گے اور اب نیا اجارہ نہیں کریں گے۔ آپ یہیں رہ جایئے ہمارے گھر والے بھی آپ کے منتظر ہیں۔ لیکن میری کچھ مجبوریاں تھیں جن کی وجہ سے میں وہاں نہیں رہ سکتا تھا۔ کیونکہ ان کا گھر آباد علاقے میں ہے اور مجھے تحریری کام کیلئے یکسوئی چاہئے۔ جب عوام کو پتا چلتا تو وہ ملاقات کیلئے وہاں پہنچ جاتے۔ بہرحال ان کی خواہش تھی اور کئی بار انہوں نے کہا کہ ہمارے ہاں آ کر رہئے، اللہ عزوجل ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔'

(اس بیان کو مکمل طور پر سننے کیلئے اس بیان کا کیسیٹ مفتی دعوتِ اسلامی کے تیجے کا بیان مکتبۃ المدینہ سے حاصل فرمائیں)

بابُ الاسلام کے اجتماع میں دُعاء کے الفاظ

(بابُ الاسلام (سندھ) سطح پر ہونے والے تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع میں امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی نے مفتی محمد فاروق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیلئے اس طرح دعا کی) ہمارے مفتی دعوتِ اسلامی حاجی محمد فاروق رُکنِ شوریٰ تھے اور ہمارے دِلوں کی دھڑکن تھے، بہت ہی قیمتی ہیرے تھے، اُنہوں نے بہت محتاط زِندگی گزاری، وہ خوفِ خدا عزّوجل کے پیکر تھے۔ اے اللہ عزّوجل! میرا ان کے بارے میں حسنِ ظن ہے کہ یہ تیرے ولی تھے۔ اے اللہ عزّوجل! میرے اس حسنِ ظن کی لاج رکھ لے اور ان کی مغفرت فرمادے۔

ایصالِ ثواب

الحمدللہ عزّوجل کثیر اسلامی بھائیوں نے مفتی محمد فاروق عطاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لیے بہت زِیادہ ایصالِ ثواب کیا۔ وفات کی تیسری رات تک دنیائے دعوتِ اسلامی سے موصول ہونے والے نیکیوں کے تحائف کی کچھ تفصیل ملاحظہ ہو:

قرآن پاک	69281	اُنہتر ہزار دو سو اکیاسی
مختلف پارے	90423	نوّے ہزار چار سو تیئس
مختلف سورتیں	388744154	اڑتیس کروڑ ستاسی لاکھ چوالیس ہزار ایک سو چون
حج	5	پانچ
عمرہ	17	سترہ
طواف	7	سات
کلمہ شریف	57921215	پانچ کروڑ اناسی لاکھ اکیس ہزار دو سو پندرہ
دُرود شریف	2397742010	دو ارب انتالیس کروڑ ستتر لاکھ بیالیس ہزار دس
تسبیحات	2061656	بیس لاکھ اکسٹھ ہزار چھ سو چھپن
مدنی قافلہ	1961	انیس سو اکسٹھ
اسلامی بہنوں کی طرف سے شرعی پردہ (مدنی برقع) کی نیتیں	852	آٹھ سو باون

مدنی بہاریں

(۱) جامعۃُ المدینہ فیضانِ مصطفیٰ میٹروول باب المدینہ (کراچی) کے طالب علم نے خواب میں دیکھا کہ مفتی محمد فاروق عطاری مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جنازہ سنہری جالیوں کے سامنے رکھا ہوا ہے اور دیگر مفتیانِ کرام اور علمائے کرام بھی وہاں ساتھ تھے تو اتنے میں پھر اس خواب ہی میں طالب علم نے مفتی محمد فاروق عطاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرے سے نقاب اٹھایا، تو مفتی فاروق صاحب ذِکرُ اللہ (عزوجل) میں مشغول تھے اور اعلان کیا گیا کہ سب زیارت کرلیں۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

(۲) تدفین کے بعد پہلی ہی رات مزار شریف پر رُک جانے والے ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ میں نے خواب میں دیکھا مسجدِ نبوی شریف کے سُہانے نظارے ہیں۔ امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی، مفتی فاروق عطاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور نگرانِ شوریٰ موجود ہیں۔ امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی حاجی مشتاق عطاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دریافت فرمارہے ہیں کہ آپ کے بعد تو ہم نے حاجی عمران کو نگران بنایا تھا اب مفتی فاروق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جگہ کس کو ذِمہ داری دیں۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

(۳) ایک نوجوان کا بیان اپنے انداز میں پیش کیا جاتا ہے، 'میں ۱۸ محرم الحرام ۱۴۲۷ ھ بروز ہفتہ صبح کے وقت دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ سے کچھ فاصلے سے گزر رہا تھا کہ میں نے سریلی آواز میں نعت شریف کی آواز سنی۔ اس آواز کی سمت چلتا ہوا فیضانِ مدینہ کے قریب آپہنچا تو وہیں سے ٹیپ ریکارڈر پر مرحوم حاجی مشتاق عطاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نعتیں چلائی جارہی تھیں۔ وہاں سبز عمامہ والوں کی کافی بھیڑ دیکھ کر معلومات کی تو پتا چلا کہ مفتی محمد فاروق نامی، رکن مجلس شوریٰ کی فوتگی ہوگئی ہے۔ میں فیضانِ مدینہ میں داخل ہوگیا فنائے مسجد ہی میں مرحوم کا جسدِ خاکی رکھا ہوا تھا اور آخری دیدار کیلئے لمبی قطار لگی ہوئی تھی۔ میں بھی اس قطار میں کھڑا ہوگیا اور اپنی باری پر میں نے مرحوم کا دیدار کیا، کچھ دیر کے بعد نمازِ جنازہ ہوئی میں اس میں بھی شریک ہوگیا۔ میں دعوتِ اسلامی سے بالکل ناواقف تھا، میرے لئے بالکل نیا ماحول تھا اور انداز بھی دوسرے جنازوں سے بہت مختلف تھا، رقّت انگیز فضا اور نورانی چہروں نے میرے دِل کو اپنی گرفت میں لے لیا۔ میں اپنا کام کاج سب بھلا کر جنازے کے ساتھ چل پڑا، خوفِ خدا عزوجل اور عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ملے جلے جذبات نیز آہوں اور سسکیوں کے ساتھ مرحوم کو سپردِ خاک کیا گیا، میں اپنے قلب میں عجیب سی کیفیت لے کر پلٹا۔

رات جب سویا تو خواب میں ایک کمرہ کے گرد بھیڑ سی دیکھی، لوگ اس کمرے میں جھانک جھانک کر دیکھ رہے تھے میں نے بھی جھانکا تو کیا دیکھتا ہوں کہ تین چارپائیاں بچھی ہوئی ہیں اور تین صاحبان چادر اوڑھے ان پر لیٹے ہوئے ہیں۔ چہرہ کسی کا نظر نہیں

آرہا تھا۔ کسی نے مجھ سے کہا، ایک چار پائی پر امام عالی مقام حضرت سیّدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں تو دوسری پر امام عرش مقام حضرت سیّدنا امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ آرام فرما رہے ہیں۔ تیسری چار پائی والے کا مجھے نام نہیں بتایا گیا مگر ان بزرگ نے خود ہی اپنے منہ سے چادر ہٹائی تو میں یہ دیکھ کر حیران ہو گیا کہ آج میں نے جن کا آخری دیدار کیا، جنازہ پڑھ کر تدفین میں حصّہ لیا وہی مفتیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد فاروق عطاری المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی مسکراتے ہوئے میری جانب دیکھے جا رہے ہیں۔

یہ خواب دیکھنے کے بعد میں مزید متاثر ہوا اور میں نے امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی کے پاس جا کر ملاقات کی، اپنا خواب سنایا، انہوں نے مجھ پر کافی شفقت کی اور مدنی قافلے میں سفر وغیرہ کی اچھی اچھی نیتیں کروائیں اور میں نے مدنی قافلوں میں سفر کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں شمولیت کی نیّت کا بھی اِظہار کیا۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

(٤) ایک اسلامی بہن کا بیان ہے کہ میں نے خواب دیکھا کہ جنّت کا منظر ہے اور جنت کو سجایا جا رہا ہے۔ میں نے کسی سے دریافت کیا کہ یہ کیوں سجائی جا رہی ہے تو اس نے جواب دیا کہ یہاں فاروق مدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی تشریف لانے والے ہیں۔ پھر میں نے دوبارہ دیکھا کہ جنت کے حسین نظارے ہیں اور مفتی فاروق صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرشتوں کے جھرمٹ میں جھولا جھول رہے ہیں۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

مدنی گزارش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! الحمدللہ عزوجل مفتیِ دعوتِ اسلامی الحاج الحافظ محمد فاروق العطاری المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کا اعلیٰ مثالی کردار اِن کے مرشدِ کامل، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کی مدنی تربیت کا نتیجہ ہے۔ اس لئے یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات سے متعلق کی جانے والی تمام تعریفوں کے مرجع اور اصل امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ہیں۔ جس کا اعتراف خود مفتی صاحب رحمۃ اللہ الباری نے خود اپنی حیات میں ان الفاظ میں کیا کہ 'مجھے جو عزّت ملی میرے مرشد کا صدَقہ ہے۔'

دعوتِ اسلامی کے بانی اور امیر، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ سے کون واقف نہیں۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ وہ یادگارِ سلف شخصیت ہیں جو کثیرُ الکرامت بُزرگ ہونے کے ساتھ ساتھ احکاماتِ الٰہیہ کی بجا آوری اور سُنَنِ نَبَوِیّہ کی پیروی کرنے اور کروانے کی بھی روشن نظیر ہیں۔ آپ اپنے بیانات،

تحریری رسائل، ملفوظات اور مکتوبات کے ذَرِیعے اپنے متعلقین و دیگر مسلمانوں کو اصلاحِ اعمال و عقائد کی تلقین فرماتے رہتے ہیں۔ آپ کے قابلِ تقلید مثالی کردار اور تابعِ شریعت بے لاگ گفتار نے ساری دُنیا میں لاکھوں مسلمانوں بالخصوص نوجوانوں کی زِندگیوں میں مدنی انقلاب برپا کردیا ہے۔

الحمدللہ عزّ وجلّ ! یہ آپ ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ اس مختصر سے عرصے میں دعوتِ اسلامی کا پیغام (تادمِ تحریر) دنیا کے تقریباً 60 ممالک میں پہنچ چکا ہے۔ ہزاروں مقامات پر سنّتوں بھرے ہفتہ وار اجتماعات اور سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے والے بے شمار مبلغین اِس مقدّس جذبے کے تحت اصلاحِ اُمّت کے کاموں میں مصروف ہیں کہ

مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے، اِن شاءَ اللہ عزّ وجلّ

الحمدللہ عزّ وجلّ! اس مدنی ماحول کی برکت سے لاکھوں مسلمانوں کو گناہوں سے توبہ کی توفیق ملی اور وہ تائب ہو کر صلوٰۃ و سنّت کی راہ پر گامزن ہوگئے۔ جو بے نمازی تھے نمازی بن گئے، بدنگاہی کے عادی نگاہیں نیچی رکھنے کی سنت پر عمل کرنے والے بن گئے، پردے کی رعایت نہ کرنے والیاں بے پردگی سے ایسی تائب ہوئیں کہ مدنی برقع ان کے لباس کا حصّہ بن گیا، ماں باپ سے گستاخانہ انداز اختیار کرنے والے اُن کا ادب کرنے والے بن گئے، جن کی حرکتوں کی وجہ سے کبھی پورا محلّہ تنگ تھا وہ سارے علاقے کی آنکھ کا تارا بن گئے، چوری وڈاکے کے عادی دوسروں کی عزّت وآبرو کی حفاظت کرنے والے بن گئے، کسی غریب کو دیکھ کر تکبر سے ناک بھوں چڑھانے والے عاجزی کے پیکر بن گئے، ہر وَقت حسد کی آگ میں جلنے والے دوسروں کے علم وعمل میں ترقی کی دعائیں دینے والے بن گئے، گانے سننے کے شوقین، سنتوں بھرے بیانات اور مدنی مذاکرات کے کیسیٹ سننے والے بن گئے، فحش کلامی کرنے والے نعتِ مصطفٰی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پڑھنے والے بن گئے، یورپی ممالک کی رنگینیوں کو دیکھنے کے خواب اپنی آنکھوں میں سجانے والے گنبدِ خضریٰ کی زیارت کیلئے تڑپنے والے بن گئے، مال کی محبت میں مرنے والے فکرِ آخرت میں مبتلاء رہنے والے بن گئے، شراب پینے کی عادت پالنے والے عشقِ مصطفٰی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے جام پینے والے بن گئے، اپنا وقت فضولیات میں برباد کرنے والے اپنا اکثر وقت عبادت میں گزارنے کے لئے **مدنی انعامات** کے عامل بن گئے، فحش رسائل و ڈائجسٹ کے رسیا امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی وعلمائے اہلسنّت دامت فیوضہم کے رسائل اور دیگر دینی کتب کا مطالعہ کرنے والے بن گئے، تفریح کی خاطر ٹُور پر جانے کے عادی راہِ خدا عزّ وجلّ میں سفر کرنے والے بن گئے، 'کھاؤ پیو اور جان بناؤ' کے نعرے کو اپنی زِندگی کا محور قرار دینے والے اس مدنی مقصد کو اپنانے والے بن گئے کہ 'مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِن شاءَ اللہ عزّ وجلّ'

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ ابھی تک دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ ماحول سے دُور ہیں تو مدنی مشورہ ہے کہ

آج ہی اسی مدنی ماحول سے ہمیشہ کیلئے وابستہ ہوجائیں۔اس وابستگی کے نتیجے میں ہمیں دنیا وآخرت کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہونگی۔اِن شاءَاللہ عزوجل

مدینہ دعوتِ اسلامی کی بہاروں کے بارے میں تفصیلی طور پر جاننے کیلئے 'خوش نصیب میاں بیوی، کافرخاندان کا قبول اسلام، بھیانک حادثہ، دعوتِ اسلامی کی بہاریں حصہ اول، دوم' نامی رسالوں کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! الحمدللہ عزوجل! بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے اسلامی بھائیوں کو اپنے شب وروز شریعت کے مطابق گزارنے کیلئے 72، طَلَبہ کو 92 اور اسلامی بہنوں کو 63 مدنی انعامات عطا فرمائے ہیں۔ہمیں چاہئے کہ ان انعامات پر عمل کریں اور باکردار مسلمان بننے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے مدنی انعامات کا کارڈ حاصل کریں اور روزانہ فکرِ مدینہ یعنی اپنے محاسبے کے ذریعے کارڈ پر کرکے ہر مدنی یعنی قمری ماہ کے ابتدائی دس دِن کے اندر اندر اپنے یہاں کے مدنی اِنعامات کے ذِمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیں۔ان شاءَاللہ عزوجل ہماری زِندگی میں حیرت انگیز طور پر مدنی انقلاب برپا ہوگا۔

دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیّت کیلئے عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بے شمار مدنی قافلے 12 ماہ، 30 دِن اور 3 دن کے لئے شہر بہ شہر، گاؤں بہ گاؤں سفر کرتے رہتے ہیں، آپ بھی راہِ خدا عزوجل میں سفر کرکے اپنی آخرت کیلئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کیجئے۔اپنی روزمرہ کی دُنیاوی مصروفیات ترک کرکے اپنے گھر والوں اور دوستوں کی صحبت چھوڑ کر جب ہم ان مدنی قافلوں میں سفر کریں گے تو ان مدنی قافلوں میں سفر کے دوران ہمیں اپنے طرزِ زندگی پر دیانت دارانہ غور وفکر کا موقع میسر آئے گا، اپنی آخرت کو بہتر سے بہتر بنانے کی خواہش دِل میں پیدا ہوگی، جس کے نتیجے میں اب تک کئے جانے والے گناہوں کے ارتکاب پر ندامت محسوس ہوگی، ان گناہوں کی ملنے والی سزاؤں کا تصوّر کرکے رونگٹے کھڑے ہوجائیں گے، دوسری طرف اپنی ناتوانی و بے کسی کا احساس دامن گیر ہوگا اور اگر دِل زندہ ہوا تو خوفِ خدا عزوجل کے سبب آنکھوں سے بے اختیار آنسو چھلک کر رُخساروں پر بہنے لگیں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! ان مدنی قافلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں فحش کلامی اور فضول گوئی کی جگہ زبان پر دُرودِ پاک جاری ہوجائے گا، یہ تلاوت قرآن، حمدِ الٰہی عزوجل اور نعتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادی بن جائے گی، دنیا کی محبت میں ڈوبا ہوا دِل آخرت کی بہتری کے لئے بے چین ہوجائے گا۔اِن شاءَاللہ عزوجل

اس کے علاوہ اپنے اپنے شہروں میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندیٔ وقت کے ساتھ شرکت فرماکر خوب خوب سنتوں کی بہاریں لوٹیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیرے دھوم مچی ہو

اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم